﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد18 | جمعۃ المبارک05/اگست2011ء — 04/رمضان المبارک1432 ہجری قمری ❁ 05/ظہور 1390 ہجری شمسی | شمارہ31

رمضان کی برکتیں

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے۔ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور یہ ہمدردیٔ خلق کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ کتاب الصوم)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 45ویں اور خلافت احمدیہ کی دوسری صدی میں یوکے میں منعقد ہونے والے چوتھے جلسہ سالانہ میں 94 ممالک کے 29 ہزار سے زائد افراد کی والہانہ شرکت۔

خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے مہمانوں اور میزبانوں کو اسلامی تعلیم کی روشنی میں ان کے حقوق و فرائض کی طرف مؤثر طور پر توجہ دلائی، نیز جلسہ سالانہ کے متعلق نہایت اہم ہدایات پیش فرمائیں۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والے 200 ممالک میں اسلام احمدیت کا جھنڈا گاڑ چکے ہیں۔

مخالفین احمدیت کان کھول کر سن لیں کہ وہ جماعت احمدیہ کو نہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے دین سے علیحدہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی عاشقِ صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود سے جدا کر سکتے ہیں۔ (حضرت امام جماعت کا پُرشوکت اعلان)

(حدیقۃ المہدی کے وسیع و دلکش مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 45ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان افروز، روح پرور خطابات)

(رپورٹ: نسیم احمد باجوہ۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ یو۔کے)

الحمد للہ! جماعت احمدیہ برطانیہ کا 54واں جلسہ سالانہ مؤرخہ 22 جولائی بروز جمعۃ المبارک تا 24/جولائی بروز اتوار 2011ء اپنی شاندار دینی اور روحانی روایات کے مطابق منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ خلافت احمدیہ کے پاکستان سے ہجرت اور برطانیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے قیام کی برکت کے طفیل یہ جلسہ مرکزی عالمی جلسہ کی حیثیت کا حامل ہے۔ 2006ء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں جماعت احمدیہ کو آلٹن کے علاقہ میں 208 ایکڑ کا رقبہ خریدنے کی توفیق دی جو نہایت خوبصورت اور سرسبز و شاداب علاقہ ہے۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ برطانیہ اسی خوبصورت جگہ پر منعقد ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہی اس جگہ کا نام 'حدیقۃ المہدی' یعنی 'مہدی کا باغ' تجویز فرمایا تھا اور یہ نام اب نہ صرف برطانیہ میں بلکہ ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ ساری دنیا میں شہرت یافتہ ہے۔

جلسہ سالانہ کیلئے 'حدیقۃ المہدی' کے مختلف حصوں میں دفاتر، اجتماعی وسیع قیامگاہیں، طعام گاہیں، مردوں کی مارکی، خواتین کی مارکی، بچوں کیلئے crèche یعنی نرسری کی سہولتیں، طبی امداد، بکسٹالز، نمائش، بازار اور کھانا کھلانے کیلئے عمومی اور ریزروسروس کیلئے وسیع انتظامات کئے گئے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات چار حصوں پر مشتمل ہوتے ہیں اور چاروں حصوں کے الگ الگ افسران کی منظوری سال کے شروع میں مکرم امیر صاحب یوکے جو افسر رابطہ بھی ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے حاصل کرتے ہیں۔ ان افسران کے تحت شعبوں کے ناظمین کی منظوری بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مرحمت فرماتے ہیں۔ امسال افسر جلسہ سالانہ مکرم ناصر خان صاحب اور افسر جلسہ گاہ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن تھے۔ تیسرا شعبہ خدمتِ خلق کا ہے جس کے افسر مکرم فہیم انور صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے تھے۔ اس شعبہ کا کام عمومی حفاظت اور نظم و ضبط کے قیام کیلئے بھرپور مساعی سرانجام دینا ہوتا ہے۔ چوتھا شعبہ لجنہ اماء اللہ برطانیہ کا ہے جو صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کے ماتحت کام کرتا ہے۔ اس شعبہ کی انچارج مکرمہ شمائلہ ناگی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ برطانیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ سالانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست دائمی نشان ہے کیونکہ 1891ء میں جب اس جلسہ کی بنیاد رکھی گئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اعلان فرمایا تھا کہ دنیا کی سب اقوام سے لوگ اس جلسہ میں شرکت کریں گے۔ یہ اعلان ایسے وقت میں کیا گیا جبکہ صرف ہندوستان میں چند گنتی کے لوگ جماعت احمدیہ میں شامل تھے۔ پہلے جلسہ سالانہ میں صرف 75 افراد شامل ہوئے۔ پھر رفتہ رفتہ یہ تعداد بڑھتی چلی گئی یہاں تک کہ 1983ء میں ربوہ میں منعقد ہونے والے آخری جلسہ میں اڑھائی لاکھ سے زائد سعید افراد شریک ہوئے جو دنیا کے متعدد ممالک سے تعلق رکھتے تھے۔ 1984ء میں پاکستان کے صدر ضیاء الحق کے ظالمانہ قوانین کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ہجرت کر کے لندن تشریف لے آئے۔ اس وقت سے یہ جلسے یوکے میں منعقد ہو رہے ہیں۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے برکت پر برکت دی۔ یوکے کے پہلے جلسہ میں چار ہزار افراد شریک ہوئے اور اب خدا کے فضل سے امسال 29 ہزار سے زائد افراد شریک ہوئے جو 94 ممالک سے محض للہ تشریف لائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان بن گئے۔

ہر سال جلسہ سالانہ بعض امتیازی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔-2011ء کا جلسہ 'خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز تذکروں کا جلسہ تھا۔ جلسہ گاہ کے پیچھے جو بہت بڑا بینر آویزاں تھا اس کے سب سے اوپر لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مع انگریزی ترجمہ درج تھا، اس کے نیچے ایک بڑے دائرہ میں جلی حروف میں 'محمد' لکھا تھا۔ اس دائرہ کے اردگرد قرآنی الفاظ قُلْ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (الاعراف: 159) اور وَمَاۤ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء:108) تحریر تھے اور ساتھ ہی اردو اور انگریزی میں ترجمہ بھی درج تھا۔ اسکے ساتھ ہی آیت خاتم النبیین اور قرآنی الفاظ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (سورۃ الاحزاب: 22) مع اردو و انگریزی ترجمہ نمایاں تھے۔ اس بڑے بینر کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز عربی فارسی اور اردو اشعار درج تھے جن میں یہ اشعار بھی شامل تھے۔

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم   گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

نیز

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اور دیگر مقررین نے بھی اپنے خطابات میں حضرت سید وُلد آدم آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ؐ خاتم النبیین کے اعلیٰ وافضل مقام پر روشنی ڈالی اور اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اس بات کا خدشہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ بعض شر پسند عناصر جلسہ کو ناکام کرنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ ایک طرف کثرت سے دعاؤں پر زور دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود حفاظت فرمائے اور دشمنوں کے منصوبوں کو ناکام بنائے۔ دوسرے بہت سے حفاظتی منصوبوں پر بھی عمل کیا گیا اور خاص طور پر ایسی scanning کی مشینیں استعمال کی گئیں جن سے شر پسندوں کو پکڑا جاسکے۔ ایسی مشینیں مسجد فضل اور مسجد بیت الفتوح میں بھی استعمال کی گئیں اور جلسہ سالانہ کے دوران مردوں اور عورتوں کی طرف بھی استعمال کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا اور جلسہ نہایت پُر امن اور بابرکت ماحول میں منعقد ہوا۔ بفضلہٖ تعالیٰ حاضری بھی گزشتہ سال سے زیادہ رہی۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

اس جلسہ سالانہ کی دو مزید خصوصیات یہ ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات اور دیگر تقاریر کا رواں ترجمہ 12 زبانوں میں کیا گیا۔ یاد رہے کہ UNO کی تقاریر کا ترجمہ صرف 6 زبانوں میں ہوتا ہے اس لحاظ سے بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ زیادہ وسیع پیمانہ پر انتظامات کی توفیق پا رہی ہے۔

ایک اور خصوصیت یہ تھی کہ گزشتہ سال کی طرح لجنہ اماء اللہ کے جلسہ کیلئے دو گھنٹے کا وقت مختص کیا گیا جس میں خواتین نے اپنے پروگرام کے مطابق کارروائی منعقد کی اور باقی پروگراموں میں وہ پردہ کی رعایت کے ساتھ ساری کارروائی میں شریک رہیں۔

مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے تین مقامات پر مہمانوں کی رہائش اور لنگر کا انتظام کیا گیا جن میں بیت الفتوح، اسلام آباد (ٹلفورڈ) اور حدیقۃ المہدی شامل تھے۔ امسال ایک تبدیلی یہ کی گئی کہ کھانا پکانے کے تمام انتظامات اسلام آباد ٹلفورڈ کی بجائے حدیقۃ المہدی میں کئے گئے اور بفضلہٖ تعالیٰ یہ تجربہ کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل یہ رہا کہ باوجود اسکے کہ جلسہ کے دنوں میں محکمہ موسمیات کی طرف سے بارش کی پیشگوئی تھی لیکن جلسہ کی کارروائی کے دوران بہت معمولی بوندا باندی کے سوا موسم خوشگوار رہا اور جلسہ بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و عافیت منعقد ہوا جو دعاؤں کی قبولیت کا ایک اہم ثمرہ تھا۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 17/جولائی کو مسجد فضل اور ان تینوں مقامات میں انتظامات کا معائنہ فرمایا اور حدیقۃ المہدی میں ان انتظامات کا باقاعدہ افتتاح فرمایا، کارکنان کو ضروری ہدایات سے نوازا اور اجتماعی دعا کروائی۔ امسال یوکے سمیت 94 ممالک سے احباب شریک ہوئے۔ بفضلہٖ تعالیٰ ممالک کے لحاظ سے اتنی بڑی تعداد بجائے خود ایک نشان ہے۔ شامل ہونے والے ممالک کے نام یہ تھے:

افغانستان، جزائر Aland، آسٹریلیا، آسٹریا، بحرین، بنگلہ دیش، بیلا روس، بلجیم، بینن، برمودا، برازیل، برونئی دار السلام، بلغاریہ، بورکینا فاسو، آئیوری کوسٹ، کینیڈا، چین، چلی، ریپبلک آف سنٹرل افریقہ، کولومبیا، ڈنمارک، مصر، فجی، فن لینڈ، فرانس، دی گیمبیا، جرمنی، غانا، گوئٹے مالا، گنی، گیانا، انڈیا، انڈونیشیا، آئرلینڈ، اسرائیل، اٹلی، جاپان، اردن، کازقستان، کینیا، کویت، کرغستان، لبنان، لائبیریا، لیبیا، لکسمبرگ، مکاؤ، ملیشیا، مالی، ماریطانیہ، ماریشس، مراکش، میانمار، نیدرلینڈ، نیوزی لینڈ، نائیجر، نائیجیریا، ناروے، عمان، پاکستان، پالاؤ، فلپائن، پولینڈ، پرتگال، قطر، مولڈاویا، رومانیہ، رشین فیڈریشن، روانڈا، ساموا، سعودی عرب، سیرالیون، سنگاپور، سلوینیا، جنوبی افریقہ، سپین، سری لنکا، سوازی لینڈ، سویڈن، سوئزرلینڈ، شام، تاجکستان، کونگو، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو، تیونس، ترکی، ترکمانستان، یوگنڈا، یوکرین، متحدہ عرب امارات، یوکے، تنزانیہ، امریکہ، یمن اور زمبابوے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2011ء کی چند مزید جھلکیاں

☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تینوں روز ایمان افروز خطابات ارشاد فرمائے جو اسلام کا حسین اور پاک چہرہ دکھانے والے تھے۔

☆ متعدد ممالک سے تعلق رکھنے والے بہت سے وزراء، اراکین پارلیمنٹ، میئرز اور دیگر اہم شخصیات نے بھی حاضرین جلسہ سے خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کی عالمگیر اور بے لوث انسانی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

☆ علماء سلسلہ کی علمی اور روحانی تقاریر شرکاء جلسہ کے لئے ایک آسمانی مائدہ کا رنگ رکھتی تھیں اور اسلام کی برتری کا منہ بولتا ثبوت تھیں۔

☆ بفضلہٖ تعالیٰ گزشتہ ایک سال میں 4 لاکھ 80 ہزار سے زائد سعید روحیں جماعت احمدیہ میں شامل ہوئیں جن کا تعلق 124 ممالک کی 392 قوموں سے ہے۔

☆ عالمگیر بیعت کی مقدس اور روحانی تقریب دلوں میں غیر معمولی روحانی ارتعاش پیدا کرنے کا موجب ہوئی جبکہ حاضرین جلسہ نے اپنے امام کے دست مبارک پر بیعت کر کے عہد کی تجدید کی اور کئی نئی سعید روحیں جماعت میں شامل ہوئیں۔

☆ پنجوقتہ نماز باجماعت، نماز تہجد باجماعت، ذکر الٰہی، آنحضرت ﷺ پر درود و سلام اور پُرسوز دعاؤں نے جلسہ سالانہ کو حقیقی روحانی اجتماع بنا دیا۔

☆ دوران تقاریر نعروں کے متعلق حضور انور کی ہدایت پر حاضرین جلسہ نے اطاعت امام کا بہترین نمونہ دکھایا۔

☆ اختتامی اجلاس کے آخر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہنے کے متعلق بھی اطاعت امام کا شاندار مظاہرہ کیا گیا۔

☆ متعدد ممالک سے آئے ہوئے احباب کو حضور انور نے انفرادی اور اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا۔

☆ حضور انور کی ہدایت پر کھانے میں سادگی اور مساوات کا بہترین نمونہ پیش کیا گیا۔

☆ کھانے کی مارکی میں پہلی دفعہ سخت فلورنگ کا انتظام کیا گیا جس سے مہمان بارش کے اثرات سے محفوظ رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی والدہ ماجدہ

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ انتقال فرما گئیں

احباب جماعت کو بڑے افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی، حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور سیدہ اُمّ ناصر رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی والدہ ماجدہ حضرت صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ، بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحبؒ مورخہ 29/جولائی 2011ء پاکستانی وقت کے مطابق پونے سات بجے شام ایک لمبی علالت کے بعد ربوہ میں وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی نماز جنازہ مورخہ 30/جولائی 2011ء مسجد مبارک ربوہ میں نماز عصر کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحبؒ کی قبر کے پاس آپ کی تدفین ہوئی۔

اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ کو اپنے قرب سے نوازے اور سیدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں جگہ دے۔ آمین

☆ بیمار اور معذور افراد کے لئے امسال پہلی دفعہ علیحدہ مارکی کا انتظام کیا گیا تا کہ وہ آرام کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا سکیں۔

☆ MTA کی لائیو نشریات نے ساری دنیا تک جلسہ سالانہ کی ساری کارروائی نہایت خوبصورتی کے ساتھ پہنچائی۔

☆ جلسہ ریڈیو جلسہ کی مکمل کارروائی مسلسل نشر کرتا رہا۔

☆ 110 ممالک کے جھنڈے حدیقۃ المہدی میں لہرائے گئے جن میں لوائے احمدیت اور برطانیہ کا جھنڈا بھی شامل تھا جو عالمی اتحاد کی عکاسی کر رہے تھے۔

☆ حضرت مسیح موعودؑ کا لنگر دن رات مہمانوں کی خدمت کرتا رہا۔

☆ ٹرانسپورٹ کا وسیع انتظام مہمانوں کی خاص سہولت کا موجب رہا۔

☆ اعلیٰ تعلیمی کارکردگی پر 70 سے زائد طلبہ و طالبات کو حضور انور نے اپنے دست مبارک سے میڈل عطا فرمائے۔

☆ حضور انور کی اجازت سے مکرم امیر صاحب نے اعلان فرمایا کہ اس سال احمدیہ پیس پرائز ایمنسٹی انٹرنیشنل کو اس کی عالمی انسانی خدمات پر دیا جائے گا جو پیس کانفرنس کے موقع پر حضور انور اپنے دست مبارک سے دیں گے۔

☆ جلسہ کے دوران ایک خوبصورت تصویری نمائش کا انتظام مخزن تصاویر کے شعبہ کی طرف سے کیا گیا جس میں ساری احمدیہ تاریخ کو تصویری زبان میں نہایت مؤثر طور پر پیش کیا گیا جو احباب کے علم میں اضافہ کا موجب ہوئی۔

☆ عرب ڈیسک کے تحت عربوں کے لئے ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے دوصد سے زائد عرب احمدی اور مہمان شریک ہوئے۔

☆ دوران جلسہ ایک وسیع اسلامی بکشاپ کا بھی انتظام کیا گیا جو شرکاء جلسہ کی علمی پیاس بجھانے کا موجب ہوئی۔

☆ 5 ہزار سے زائد احمدی رضا کار مرد و خواتین نے دن رات محض للہ نہایت جانفشانی سے خدمت کر کے جلسے کو کامیاب بنایا اور رضائے الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ الحمدللہ

☆ اختتامی اجلاس کے موقع پر عربی افریقی بچوں کے ترانوں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا روح پرور اجتماعی ورد اور پُر جوش اسلامی نعروں نے فقید المثال نظارہ پیش کیا۔

☆ جلسہ سالانہ سے ایک روز قبل انٹرنیشنل تبلیغ و تربیت سیمینار بیت الفتوح میں منعقد ہوا جس میں متعدد ممالک کے نمائندگان نے اپنے اپنے ملک میں ہونے والی جماعتی ترقی کے دلچسپ واقعات سنائے جو سامعین کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے۔

☆ ان ایام میں بعض اور جماعتی اداروں نے بھی اپنے سالانہ اجلاسات منعقد کر کے انسانیت کی خدمت کے پروگرام بنائے۔ ان اداروں میں بالخصوص یہ ادارے شامل تھے: احمدیہ انٹرنیشنل آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن، ہیومینیٹی فرسٹ، انٹرنیشنل مجلس سلطان القلم۔

☆ شعبہ تبلیغ یوکے کے زیر اہتمام ہفتہ اور اتوار کو دوپہر کے وقفہ میں جلسہ پر آئے ہوئے غیر از جماعت مہمانوں کے لئے دو تبلیغی مجالس کا اہتمام کیا گیا۔ دونوں روز مہمانوں کے لئے مجالس سوال و جواب منعقد ہوئیں۔ مہمانوں نے اسلام و احمدیت کے بارہ میں متعدد سوالات کئے جن کے جوابات مبلغین سلسلہ نے دیئے۔

☆ جلسہ کے دو روز بعد بیت الفتوح میں انٹرنیشنل ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں دنیا بھر سے آئے ہوئے امراء کرام اور مبلغین کرام نے شرکت کی۔ یہ انتظام جماعت احمدیہ کی عالمی تنظیم کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کا موجب ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

(باقی آئندہ)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر155

آج سے تین سال قبل جب ''مصالح العرب'' کےعنوان کےتحت عربوں میں جماعت احمدیہ کی تاریخ، ایمان افروز واقعات اور تبلیغی مساعی کا ذکر شروع ہوا تو ابتدائی چند اقساط میں ہی ان چند خوش نصیب عرب بزرگوں کا بھی ذکر خیر ہوا جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ اس وقت جس قدر عرب صحابہ کے حالات معلوم ہو سکے وہ الفضل انٹرنیشنل کے صفحات کی زینت بن گئے۔گوکہ ہم عربوں میں احمدیت کے تاریخی حصہ کو ایک لحاظ سے2009 تک مکمل کر چکے ہیں اور اب مختلف مخلص عرب احمدیوں کی بیعت کے دلنشیں اور ایمان افروز واقعات کا تذکرہ جاری ہے،لیکن انہی دنوں ہمیں دو اور عرب صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تفصیلی حالات کا علم ہوا ہے جو قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہیں ان میں سے ایک صحابی حضرت ابو بکر یوسف صاحب رضی اللہ عنہ ہیں۔یوں تو آپ کا ذکر خیر سلسلہ کی متعدد کتب میں پایا جاتا ہے لیکن آپ کے خاندانی حالات اور بیعت کے واقعہ کے بارہ میں تفاصیل میسر نہ تھیں۔آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیعت اور ملاقات اور پانچ دن کی صحبت کی سعادت کے علاوہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے خسر ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔مکرم سید کمال یوسف صاحب مبلغ سلسلہ آپ کے پوتے ہیں جنہوں نے ہماری درخواست پر بکمال شفقت اور بصد محنت وعرق ریزی مختلف وثائق کی نقول کے ساتھ حضرت ابو بکر یوسف صاحب رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی تحریر فرما کر ارسال فرمائے ہیں۔لہٰذا ذیل کی قسط مکرم سید کمال یوسف صاحب کی ہی پختہ اور دلنشیں تحریر سے عبارت ہے۔فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

حضرت سیٹھ ابو بکر یوسف رضی اللہ عنہ

تعارف اور ابتدائی خاندانی حالات

حضرت سیٹھ ابو بکر یوسف صاحب رضی اللہ عنہ المعروف بہ سیٹھ ابو بکر یوسف آف جدہ ابن مکرم محمد جمال یوسف صاحب مرحوم ومغفور متوطن ومتولد پٹن ضلع گجرات احمد آباد ریاست بڑودہ ہندوستان۔آپ کی تاریخ پیدائش غالباً1865ء بنتی ہے۔

آپ صدیقی النسب تھے اور قبولیت احمدیت سے پہلے رفاعی الطریقت اور حنفی المشرب تھے۔اولاً رفاعی خاندان کے خلیفہ محمد زاہد سے اور پھر اسی خاندان کے خلیفہ سید نور الدین رفاعی سے بیعت ہوئے۔ گو ہندوستان کے بعض صدیقی النسب اپنے آپ کو خاندان سادات میں شمار کرتے ہیں مگر آپ نے اپنے آپ کو سادات (جنہیں عربوں میں شریف کہتے ہیں) کی طرف منسوب نہیں کیا۔گزشتہ تین سو سال سے آپ کے آباؤ آجداد کے مستقل گھر دو ملکوں میں تھے۔ایک گھر گجرات کاٹھیاواڑ میں تھا اور ایک عرب میں۔ عرب میں آپ کے دو گھر تھے ایک مکہ معظّمہ میں اور دوسرا جدّہ میں جو آپ کی تجارت کا مرکز ہونے کی وجہ سے زیادہ معروف ومشہور تھا۔دو ممالک میں گھر ہونے کی وجہ سے عرب سے ہندوستان آپ کا آنا جانا لگا رہتا تھا۔

اعلیٰ ساکھ کے تاجر اور عالم دین

عرب اور ہندوستان میں آپ ایک بڑی اعلیٰ ساکھ کے مالک تاجر تھے۔کپڑے کی تجارت کا ذکر آپ کی تحریرات سے ملتا ہے۔تاریخ احمدیت حیدر آباد دکن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بمبئی سے سفید جوار

حضرت سیٹھ ابو بکر یوسف صاحب رضی اللہ عنہ

لے کر مدینہ کے عربوں میں فروخت کرتے تھے۔اسی طرح چاول اور کالی مرچ کا بہت بڑا کاروبار تھا مگر زیادہ نام آپ نے ہیرے جواہرات کی تجارت میں کمایا۔

تجارت کے ساتھ ساتھ علوم دینیہ کی تحصیل کی لگن بھی تھی، اور عبادات، مناجات، اور مجاہدات کی طرف بھی رجحان تھا۔علماءِ وقت کی صحبت اور مجالس میں بیٹھک رہتی تھی اور آپ کو اپنے وسیع حلقہ احباب میں علوم دینیہ میں سند تسلیم کیا جاتا تھا۔فقہ حنفیہ میں گہرا تفقہ تھا اور عنفوانِ شباب میں جب بیت اللہ اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں قیام کی سعادت نصیب میں آئی تو تصوف میں شغف بڑھا۔

مردِ کامل کی تلاش

ایک تاجر ہونے کی حیثیت سے عامۃ المسلمین کی اخلاقی، علمی اور روحانی درماندگی سے پالا پڑا اور خصوصًا مسلمان تجار کی دنیا طلبی اور دینی غفلت، حلال وحرام کی تمیز سے لاپرواہی، غیر اسلامی مشرکانہ رسومات اور بدعتوں میں دلچسپی دیکھ کر دنیا سے دل اچاٹ ہو گیا اور پھر ایک ایسے مرد کامل فانی فی اللہ کی تلاش میں سرگرداں رہنے لگے جو امت مسلمہ کی دگرگوں حالت کو بہتری کی طرف لا سکے۔یہ بھی خیال آتا کہ امام مہدی اور مسیح علیہ السلام کے نزول کا وقت بھی قریب ہے۔ عالم اسلام کی زبوں حالی کے تصور سے بسا اوقات خیال گزرتا کہ آپ کا آخری وقت آن پہنچا ہے۔ پھر دعاؤں اور مناجات کی طرف توجہ ہوتی۔ ایک رات کچھ ایسے ہی لمحات میں گزر رہی تھی اور جبکہ طلوع فجر کا عمل تھا کہ ایک نظارہ دیکھا جس میں آپ کو روضۂ اقدس حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پانچ منور چراغ دکھائے گئے۔پھر وہی پانچ منور چراغ بارہ چراغوں کی صورت میں نور افشاں کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔پھر ایک اور چراغ ان سب کے سوا دکھائی دیا جو شعلہ پکڑنے سے پہلے پھڑ پھڑا رہا تھا اور پھر وہ چراغ ایک شان سے بقعۂ نور ہو گیا۔

یہ نظارہ دیکھنے کے بعد یہی خیال آتا رہا کہ بارہ اماموں کا نورانی زمانہ تو گزر چکا ہے اس لئے آخری امام الزمان کے نور کے ظہور کا وقت قریب ہے۔یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا ظہور ہو چکا ہو۔ اس کی تلاش کرنی چاہئے۔ایسے میں بالآخر خدا کے فضل نے آپ کی دستگیری فرمائی اور بحمد اللہ بالیقین آپ پر یہ منکشف ہو گیا کہ اس وقت کے ہادی اور امام جس کے ہم منتظر تھے اور ہیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں۔

صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان اور بیعت

یوں بفضلہٖ تعالیٰ آپ خدا تعالیٰ کی براہِ راست راہنمائی کے نتیجہ میں 1905ء میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر صدق دل سے ایمان لے آئے تھے،مگر بیعت اس وجہ سے نہ کر سکے کہ آپ کو علم نہ تھا کہ خط کے ذریعہ بھی بیعت کی جا سکتی ہے۔چنانچہ اسی انتظار میں رہے کہ کب قادیان حاضرِ خدمت ہو کر دستی بیعت کا شرف حاصل کریں۔مگر 1907ء میں جیسے ہی حضرت سیٹھ ابراہیم سے معلوم ہوا کہ عریضہ کے ذریعہ بھی بیعت پیش کی جا سکتی ہے تو آپ نے بلا توقف مکرمی زین الدین محمد ابراہیم کے گھر سے ہی بیعت کا خط تحریر کر دیا اور بیعت کی تحریری منظوری کی اطلاع حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے دستخطوں سے جولائی 1907ء کے ایک مکتوب گرامی سے ملی۔

دستی بیعت کے لئے قادیان میں ورود

تحریری بیعت کے چند ماہ بعد 15/ستمبر 1907ء بروز اتوار ظہر کی نماز سے قبل آپ قادیان دارالامان حاضر ہوئے اور ظہر کی نماز مسجد مبارک میں حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کی امامت میں ادا کی۔

نماز کے بعد حضرت اقدس علیہ السلام مسجد مبارک میں ہی قعدہ کی صورت میں تشریف فرما ہوئے اور جب آپ کو حضور اقدس کی خدمت میں بالمشافہ حاضری کا شرف حاصل ہوا تو حضور اقدس نے دریافت فرمایا: آپ ہمیں کیسے جانتے ہیں؟ اسی دوران گھر سے پیغام آیا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی علالت شدت پکڑ گئی ہے۔ چنانچہ حضور اقدس گھر تشریف لے گئے۔

16/ستمبر 1907ء کو پیشگوئی کے عین مطابق حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی وفات حسرت آیات کا افسوسناک سانحہ وقوع میں آیا۔آپ کو نماز جنازہ میں شمولیت کا موقع ملا۔

وفات کے دوسرے یا تیسرے روز سیدنا حضرت اقدس سیر کے لئے تشریف لے گئے جس میں آپ کو بھی معیت کی سعادت نصیب ہوئی۔

18/ستمبر 1907ء کی نماز جمعہ بھی مسجد مبارک میں ہوئی۔ خطبہ جمعہ حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی نے پڑھایا۔حضور اقدس امروہی صاحب کے قریب ہی تشریف فرما تھے۔

18 ستمبر 1907ء بروز جمعہ کی شام کو آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں تحریرًا مراجعت کے لئے اجازت کی درخواست پیش کی۔اسی خط پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے تحریرًا اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ آپ 19 ستمبر کی صبح کو قادیان سے عازمِ جدّہ ہوئے۔

روانگی کے وقت حضور اقدس علیہ السلام نے اپنی عربی تصنیف ''الاستفتاء'' اور عربی تفسیر سورۃ الفاتحہ (غالبًا کرامات الصادقین یا اعجاز المسیح) کے دس دس نسخے جدّہ اور مکّہ میں تقسیم کے لئے مرحمت فرمائے۔

اس پانچ روزہ مقدس صحبت یار کا عرصہ حیات، ایک عظیم لیلۃ القدر کے گراں قدر لمحات کی طرح سابقہ اور بقیہ پوری 80 یا 90 سالہ طویل زندگی سے اپنی برکات میں کہیں زیادہ بار آور تھا۔

نظام وصیت میں شمولیت

25 محرم 1326ھ یعنی 1908ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی آپ کو نظام وصیت میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔آپ 1/3 کے موصی تھے اور آپ کا وصیت نمبر 040411/ 290 ہے اور تاریخ احمدیت کے مطابق آپ کو پہلے عرب موصی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔وصیت کے وقت پٹن، جدّہ اور مکہ میں سکنی جائیداد کے علاوہ جدہ میں تجارتی رأس المال کا اندازہ پچاس ہزار ریال تھا۔بفضلہٖ تعالیٰ یہ رأس المال 1908ء میں اگر ہندوستانی کرنسی میں لاکھوں میں تھا تو تجارتی ساکھ اس سے کہیں بڑھ کر تھی۔الحمد للہ علیٰ ذلک۔

وفات مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت سے تعلق

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر آپ کو سخت صدمہ ہوا اس پر مزید صدمہ یہ ہوا کہ آپ کے قبیلہ کے لوگ حضور اقدس علیہ السلام کی زندگی میں قبول احمدیت سے محروم رہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ کے ایک مکتوب گرامی محررہ 13/اگست 1913ء سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الأول رضی اللہ عنہ کی ذات والا صفات سے بھی آپ کا خادمانہ ومخلصانہ وفا کا گہرا تعلق استوار رہا۔حضرت خلیفۃ المسیح الأول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آپ کے عریضہ کے جواب میں حضرت مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''آپ کا خط ملا۔حضرت خلیفۃ المسیح آپ کے واسطے بہت دعا کرتے ہیں اور فرماتے ہیں ہم آپ کے واسطے رمضان میں بہت دعا کریں گے۔ آپ بڑے مخلص ہیں۔''

احمدی حجاج کرام کی خدمت کی سعادت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ، حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب اور حضرت عبدالحی عرب رضی اللہ عنہم حج کی نیت سے یکم اکتوبر 1912ء کو جدّہ پہنچے تو چھ روز تک حضرت ابوبکر یوسف رضی اللہ عنہ کے گھر کو قیام کی سعادت بخشی۔

آپ نے ایک حج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیت سے اور ایک حج حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نیت سے بھی کیا تھا۔ جدّہ میں جب تک آپ کا قیام رہا اکثر احمدی حجاج آپ ہی کے ہاں قیام فرماتے رہے۔

1924ء میں مکرمی محمود مجیب اصغر صاحب کی روایت کے مطابق ان کے دادا جان مکرم میاں عبدالرحمٰن بھیروی صاحب نے بھی وہاں قیام فرمایا۔

1927ء میں حضرت عبد الرحیم صاحب نیر قادیان سے اور حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب لندن سے، نیز ڈاکٹر عبدالعزیز سندھی اور ان کی اہلیہ حفیظہ صاحبہ عدن سے، ڈاکٹر یوسف زئی صاحب اور ان کی اہلیہ (جو محترم مرزا مہتاب بیگ صاحب ٹیلر ماسٹر کی عزیزہ تھیں) اور ان کے بیٹے یحییٰ خان صاحب کے علاوہ سات اور احباب کے قافلہ نے حج کی سعادت پائی اور جدّہ میں آپ ہی کے ہاں قیام کیا۔

ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب نے آپ کو اپنی کتاب میں امیر الحجاج کے لقب سے خطاب کیا ہے۔ بہرحال کثرت سے آپ کے ہاں احمدی حجاج قیام فرمایا کرتے تھے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

جہاں آپ کو خاندانِ حضرت مسیح پاک اور آپ کے کبار صحابہ اور مخلص احباب جماعت حجاج کی خدمت گزاری کی سعادت حاصل ہوئی وہاں آپ کی انتہائی خوش نصیبی کی بات یہ ہے کہ یکم فروری 1926ء کو آپ کی بیٹی الحاجہ سیدہ عزیزہ بیگم المعروف اُمّ وسیم احمد صاحبہ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے عقد زوجیت میں قبول فرمایا اور اس طرح آپ کی بیٹی بطور حرم خامس حضرت مصلح موعود کی طرف منسوب ہو کر ''خواتین مبارکہ'' کے مقدس زمرہ میں شامل ہوئیں اور امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کی سرسبز شاخ بننے کی سعادت دارین پائی۔

این سعادت بزور بازو نیست
گر نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مقدس جوڑے کی مبارک نسل سے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور درویش قادیان و امیر مقامی جماعت قادیان و ناظر اعلیٰ صدر انجمن بھارت اور صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مرحوم و مغفور افسر امانت تحریک جدید پیدا ہوئے۔

حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحبؓ کی ایک بیٹی الحاجہ حلیمہ یوسفیہ مکرمی شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم و مغفور ایڈووکیٹ، امیر جماعت احمدیہ لاہور سے بیاہی گئیں۔ اور آپ کے ایک بیٹے خاکسار (سید کمال یوسف) کے والد ماجد مکرمی محمد سعید یوسف صاحب مرحوم و مغفور کی شادی حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ کی بیٹی الحاجہ سیدہ حلیمہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین

مکرم محمد سعید یوسف صاحب ابن حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب رضی اللہ عنہ

وگیمبیا کی روایت کے مطابق فلسطین جماعت کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح کا عربی ترجمہ جب پہلی بار فلسطین سے شائع ہوا تو اس کی اشاعت کے اخراجات محمد سعید یوسف صاحب مرحوم نے پیش کئے تھے۔

خاکسار (سید کمال یوسف) کی والدہ ابوبکر یوسف صاحب کی بہو اور محمد سعید یوسف صاحب کی اہلیہ کا ایک رضاعی تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس خاندان سے یوں بھی تھا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پہلوٹھے فرزند صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریک پر حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ (یعنی خاکسار کی نانی جان) نے دودھ پلایا تھا اور اس طرح خاکسار (سید کمال یوسف صاحب) کی والدہ حضرت صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب مرحوم کی رضاعی بہن تھیں۔

قادیان میں مستقل سکونت

اگر چہ جدہ میں اس وقت کے شریف مکہ سے حضرت ابوبکر یوسف صاحب کے گہرے روابط تھے اور شاہی خاندان میں اٹھنا بیٹھنا تھا مگر پھر کسی وقت حالات میں تغیر آیا اور آپ قبول احمدیت کی وجہ سے جدہ سے ملک بدر کر دیئے گئے۔ اور ایسے ہی احمدیت کی مخالفت میں پٹن کے ہم قبیلہ احباب نے بھی آپ کا معاشرتی اور اقتصادی مقاطعہ کر دیا تھا۔

آپ جدہ اور پٹن چھوڑ کر خلافت ثانیہ کے عہد میں ہجرت کر کے ہمیشہ کے لئے قادیان آ گئے۔ جب آپ قادیان آئے تو بروایت صاحبزادی بی بی امۃ الرشید صاحبہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے از راہ ذرہ نوازی اور شفقت اپنے تمام خاندان کو آپ کے استقبال کے لئے قادیان کے ریلوے سٹیشن بھجوایا۔

صاحبزادی بی بی امۃ الرشید صاحبہ فرماتی ہیں کہ ریلوے سٹیشن پر آپ اور آپ کے اہل وعیال کے رئیسانہ رکھ رکھاؤ اس وقت ایسا منظر پیش کر رہے تھے کہ ہم بچوں کا یہ تاثر تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' آپ کی ذات میں پورا ہوتا نظر آ رہا تھا۔

باوجود اس کے کہ آپ کی تجارت اقتصادی مقاطعہ کی بدولت کساد بازاری کا شکار ہو چکی تھی قیام قادیان میں پاکستان ہجرت کرنے تک آپ بڑی حد تک آسودہ حال رہے۔

ایک دفعہ از راہ ذرہ نوازی اور شفقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے ایک وقت اس قدر نقد چندہ دینے کی توفیق پائی جو ساری جماعت کے مجموعی چندہ سے زیادہ تھا۔

قادیان میں آپ کا مختلف جگہوں میں قیام رہا۔ آپ کی آخری قیامگاہ حلقہ مسجد مبارک فخر الدین ملتانی کی حویلی سے ملحقہ ایک پختہ مکان تھا جس میں چار فیملی یونٹس تھے۔ آپ بالا خانہ میں رہتے تھے۔ اور حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب جٹ رضی اللہ عنہ امیر جماعت قادیان کی ہمسائیگی میں تھے۔ آپ نے مسجد مبارک سے ملحقہ کچھ دکانیں بھی خرید لی تھیں جن کا کرایہ آتا تھا۔ ضرورت کے وقت اپنے ہیروں کے اندوختہ میں سے کوئی ہیرا بیچ کر گزر بسر کر لیتے اور جس دن ہیرا بکتا اہل قادیان کی دعوت کرتے اور جس جس گھر ضیافت بھجواتے تو توشہ برتن واپس نہیں لیتے تھے۔

قادیان سے جب ربوہ ہجرت کی تو انجمن کے دو کمروں کے جونیئر کوارٹر میں سولہ افراد خانہ کے ساتھ وفات تک قیام کیا۔ ایک لمبا عرصہ خوشحال اور آسودگی کی زندگی گزارنے کے بعد سخت عُسر اور شدید مالی تنگی کے کڑے اور تلخ دن بھی دیکھے مگر تقویٰ کی زادِ راہ سے مالا مال اور ایمان کی متاع سے شاد کام رہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

وفات اور آخری آرام گاہ

آپ 10 جنوری 1955ء کو 90 سال کی عمر پا کر بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ نمبر B10/4 میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ، حضرت خلیفہ ثالث رحمہ اللہ، حضرت اُمّ المؤمنین نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا اور آپ کی بیٹی حضرت ام وسیم صاحبہ قطعہ خاص الخاص کی چاردیواری کے سایہ اور صحابہ کبار کے مدفنوں کی معیت میں آسودہ خاک ہیں۔

(باقی آئندہ)

۞۞۞۞۞۞۞

نظام خلافت

کتنے خوش بخت ہیں ہم کیسا حسیں ہے یہ نظام
جلوہ افروز سدا رہتا ہے اک ماہِ تمام
نور و محمود ملے ناصر و طاہر بھی ملے
منبع جود و کرم تھے یہ بزرگان کرام
ایک سے ایک ملا گوہر نایاب ہمیں
آج مہدی کی جماعت کا ہے ''مسرور'' امام
ابن منصور رہے تیری پنہ میں یا ربّ
ہے بصد عجز دعا گو ترا ناچیز غلام
تا ابد شمعِ خلافت رہے روشن شبیر
غلبۂ دینِ محمدؐ کا ہے ضامن یہ نظام

(شبیر احمد)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

خطبہ جمعہ

مہمان نوازی مکمل عزت واحترام کے ساتھ ہونی چاہئے۔اور یہ عزت واحترام اس لئے ہے کہ مہمان کا حق ہے۔اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ مسافروں کو ان کے حقوق دو،ہم پرفرض عائد کرتا ہے کہ مہمان نوازی کے وصف کو بہت زیادہ اپنائیں۔صرف یہاں جلسے کے دنوں میں نہیں بلکہ عام طور پر گھروں میں بھی مہمان نوازی احمدی مسلمان کا ایک امتیاز ہونا چاہئے۔

اگر عام مسافروں کا حق اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں سفر کرنے والوں کا تو بہت زیادہ حق ہے کہ ان کو عزت واحترام دیا جائے اور ان کا حق ادا کیا جائے۔

ان مہمانوں کو خاص طور پر ڈیوٹی دینے والے کارکنان کو بہت زیادہ اہمیت دینی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر سفر اختیار کرنے والے مسیح محمدی کے ان مہمانوں کی حتی المقدور مہمان نوازی کا حق ادا کرنا چاہئے اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

ربوہ کے بعد اس وقت لنگر خانے کا سب سے زیادہ وسیع نظام یوکے میں ہی ہے۔ان مستقل لنگر چلانے والوں کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ تقریباً تمام یا بہت بڑی اکثریت والنٹیئرز ہیں جو سالوں سے بڑی خوشی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر کے لئے وقت دے رہے ہیں۔

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان نوازی کے نہایت دلچسپ،ایمان افروز واقعات کا روح پرور تذکرہ اور ان کے حوالہ سے مہمان نوازی کرنے والے کارکنان کو نصائح)

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب آف لندن کی نماز جنازہ حاضر اور مکرم ملک مبرور احمد صاحب شہید آف نوابشاہ اور مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ آف ربوہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 15 رجولائی 2011ء بمطابق 15 روفا 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

مہمان نوازی کی اہمیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ بلکہ زیادہ جگہ فرمایا کہ وَابْنِ السَّبِيْلِ-یعنی مسافروں کو اُن کا حق دو۔ وَابْنِ السَّبِيْلِ جو ہیں یہ مسافر ہیں۔فرمایا ان کو ان کا حق دو۔اور ایک دوسری جگہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ السلام کے ذکر میں فرمایا کہ جب مہمان اُن کے پاس آئے تو فوراً بُھنا ہوا بچھڑا اُن کو پیش کیا۔

پھر ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ وہ مہمان کی تکریم کرے۔

(بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف و خدمته اياه بنفسه حدیث 6135)

یعنی مہمان کی تکریم بھی اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان کے لئے ضروری ہے۔پس مہمان نوازی صرف ایک دنیاوی فریضہ ہی نہیں ہے بلکہ ایمان کی علامت بھی ہے اور ایک فرض ہے جس کا ادا کرنا بہرحال ضروری ہے۔تکریم کا مطلب ہے کہ بہت زیادہ عزت واحترام کرنا۔

پھر ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لانے والے مہمان کا جائزہ ادا کریں۔عرض کیا گیا کہ جائز حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ایک دن اور رات مہمان نوازی۔

بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان نوازی کے دنوں کی حد مقرر فرمائی ہے،فرمایا کہ تین دن تک مہمان نوازی فرض ہے تم پر۔ (صحیح مسلم کتاب اللقطة باب الضيافة و نحوها حدیث 4513)

ایک دن تو کم از کم اُس کا حق ہے اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کہ تین دن تک فرض بھی ہے۔لیکن بعض حالات میں کئی دن بلکہ دنوں سے بھی زیادہ لمبا عرصہ، آپ نے مہمان نوازی فرمائی ہے۔اور صحابہ کے سپرد بھی مہمان فرمائے۔

بنیادی نقطہ جو آپ نے بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ مہمان نوازی مکمل عزت واحترام کے ساتھ ہونی چاہئے۔اور یہ عزت واحترام اس لئے ہے کہ مہمان کا حق ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ کامل شریعت اور احکامات لے کر آئے تھے اس لئے ہر طرح کے لوگوں کا اور ہر پہلو کا آپؐ نے خیال رکھا ہے۔بعض حدود جو آپ نے مقرر فرمائی ہیں جن کا ان حدیثوں میں ذکر ہے۔وہ مہمانوں کو بھی اُن کے فرض یاد دلانے کے لئے ہیں۔اس حوالے سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ بات ہوگی۔لیکن اِس وقت جیسا کہ عموماً میرا طریق ہے، مَیں میزبانوں اور ڈیوٹی دینے والے کارکنوں کو توجہ دلاتا ہوں۔اس لئے اُن کو توجہ دلا رہا ہوں کہ مہمان نوازی کا وصف ایسا ہے جس کے بارے میں جیسا کہ مَیں نے بتایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان کے لئے ضروری ہے اور مہمان کا یہ حق ہے کہ اُس کی مہمان نوازی کی جائے۔اور پھر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ 'مسافروں کو اُن کا حق دو' ہم پر یہ فرض عائد کرتا ہے کہ مہمان نوازی کے وصف کو بہت زیادہ اپنائیں۔صرف یہاں جلسے کے دنوں میں نہیں بلکہ عام طور پر گھروں میں بھی مہمان نوازی احمدی مسلمان کا ایک امتیاز ہونا چاہئے۔بہرحال یہاں کیونکہ آج جلسے کے حوالے سے بات ہو رہی ہے ہر کارکن کو اور اُس گھر کو جس میں جلسے کے مہمان آ رہے ہیں، یہ خیال رکھنا چاہئے کہ مہمانوں کو صحیح عزت واحترام دیا جائے۔اگر عام مسافروں کا حق اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں سفر کرنے والوں کا تو بہت زیادہ حق ہے کہ اُن کو عزت واحترام دیا جائے اور اُن کا حق ادا کیا جائے۔انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ سے جیسا کہ ہم جانتے ہیں جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو رہا ہے اس لئے دور دراز ممالک سے مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی ہے۔یہ مہمان جماعتی نظام کے تحت بھی ٹھہرے ہوئے ہیں یا ٹھہریں گے اور گھروں میں بھی۔ان مہمانوں کو خاص طور پر ڈیوٹی دینے والے کارکنان کو بہت زیادہ اہمیت دینی چاہئے۔اور اللہ تعالیٰ کی خاطر سفر اختیار کرنے والے مسیح محمدی کے ان مہمانوں کی حتی المقدور مہمان نوازی کا حق ادا کرنا چاہئے۔اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے اُن ممالک میں جہاں جماعتیں بڑی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر کا بھی بڑا وسیع انتظام قائم ہو گیا ہے۔اور یوکے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن ممالک میں سے ایک ہے بلکہ شاید اب تو ربوہ کے بعد اس وقت لنگر خانے کا سب سے زیادہ وسیع نظام یوکے میں ہی ہے۔اور ظاہر ہے کہ خلیفۂ وقت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے یہ وسعت ہونی تھی لیکن یہاں جو ان مستقل لنگر چلانے والوں کی سب سے بڑی خوبی ہے، وہ یہ ہے کہ تقریباً تمام یا بہت بڑی اکثریت volunteer ہیں جو سالوں سے بڑی خوشی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر کے لئے وقت دے رہے ہیں۔گو ربوہ اور قادیان کے لنگر بھی بڑے وسیع ہیں، لیکن وہاں باقاعدہ تنخواہ دار عملہ ہے۔لیکن یہاں کا لنگر مستقل بنیادوں پر volunteers کے ذریعے چل رہا ہے۔تو بہرحال یو۔کے جماعت نے مہمان نوازی کے اس مستقل فرض کو خوب نبھایا ہے اور نبھاتے چلے جا رہے ہیں۔اب جلسے کے دن ہیں،

جلسہ پر بھی ہمیشہ اس مہمان نوازی کے فریضے کو بڑی خوش اسلوبی سے ہمارے کارکنان نبھاتے ہیں۔ یہ باتیں مَیں صرف اس لئے کر رہا ہوں کہ یاددہانی کروا دی جائے کیونکہ نئے آنے والے بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سال بھی تمام کارکنان کو اس فرض کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس مہمان نوازی سے جو ہمارے کارکنان کرتے ہیں یا ہمارے جلسے کے جو انتظامات ہوتے ہیں باہر سے آئے ہوئے غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان ہمیشہ متأثر ہوتے ہیں۔ یہاں بھی اور دوسرے ممالک میں بھی۔ پس جو میزبان کارکنان ہیں آئندہ بھی ہمیشہ اپنے اس تأثر کو قائم رکھنے کی کوشش کریں جو تبلیغ کا ذریعہ بنتا ہے۔ ایک لحاظ سے ہر کارکن جب وہ ڈیوٹی ادا کر رہا ہوتا ہے احمدیت کی عملی تبلیغ کا ذریعہ بن رہا ہوتا ہے۔ اور یہ ہر کارکن کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس لنگر خانے کے علاوہ بھی دوسری ڈیوٹیاں بھی ہیں اُن کا بھی حتی الوسع حق ادا کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ جو جو کام کسی کے سپرد کئے گئے ہیں کسی کو تفویض کئے گئے ہیں اُن کی پوری ادائیگی کریں اور پوری ذمہ واری سے اُس کی ادائیگی ہونی چاہئے۔ ہر کام، ہر ڈیوٹی، ہر فرض جو کسی کے سپرد کیا گیا ہے اُس کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ ہر ایک کی ذمہ داری ہے۔ ہر جگہ پر اگر ہر ڈیوٹی کو ایک اہمیت دی جائے گی تو تبھی پورا انتظام جو ہے وہ صحیح لائنوں پر چل سکے گا۔ اس لئے اس بارے میں ہر کارکن کو ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے تا کہ کسی بھی جگہ کسی بھی شعبہ میں کسی کے کام میں کمی کی وجہ سے، فرض کی ادائیگی میں کمی کی وجہ سے، کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو۔ پس یہ بنیادی بات ہمیشہ ہر کارکن کو یاد رکھنی چاہئے۔

ان باتوں کے بعد اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مہمان نوازی کے متفرق واقعات آپ کے سامنے پیش کروں گا جو مَیں نے رجسٹر روایات صحابہ سے لئے ہیں۔ لیکن ہر روایت میں ایک چیز مشترک نظر آتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مہمان کا بڑا احترام کیا کرتے تھے۔ ہر ایک کی مہمان نوازی انتہائی عزت واحترام سے کرتے تھے۔ اکرامِ ضیف کا بڑا خیال رکھا کرتے تھے۔

حضرت شیخ اصغر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد شیخ بدرالدین صاحب کہتے ہیں کہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام مہمانوں کی خاطر تواضع کا خود بہت خیال فرمایا کرتے تھے۔ بھائی حافظ حامد علی صاحب مرحوم کو اس طرف توجہ دلانے کے علاوہ خود بھی خاص واقفیت اس پہلو میں رکھا کرتے تھے۔ اور مہمانوں کی حیثیت کے مطابق کھانا بہم پہنچانے کا اہتمام ہوا کرتا تھا۔ غالباً 1902ء میں جب میں ایمن آباد سے قادیان دارالامان آ رہا تھا تو مرحوم ومغفور سید ناصر شاہ صاحب لاہور اسٹیشن پر جس کمرہ انٹر کلاس میں قادیان آنے کے واسطے بیٹھے ہوئے تھے اس میں اتفاق سے میں بھی آ بیٹھا اور ہم دونوں اکٹھے آئے۔ لاہور سے بارش ہونی شروع ہوئی اور جب گاڑی بٹالہ پہنچی تو زور کی بارش تھی۔ اترتے ہی ہم نے مسافر خانہ میں ہی یکّہ کرائے پر کیا اور روانہ ہوئے۔ بارش شاید قادیان کے موڑ پر پہنچنے کے بعد بند ہوئی تھی۔ دارالامان پہنچنے پر ہم دونوں کو حضرت اقدس کے حکم سے اُس کمرہ میں جگہ دی گئی جس میں ٹک ڈپو ہے اور شاید حامد علی شاہ صاحب مرحوم ومغفور کے خرچ سے تازہ بنوایا گیا تھا۔ حضور انور کے حکم سے مجھ کو جہاں تک یاد ہے صبح ناشتے میں عمدہ حلوہ بھی ہوتا تھا اور مکلّف کھانا گھر سے آتا تھا۔ مجھ کو خیال ہے کہ حضور ناصر شاہ صاحب مرحوم سے دریافت بھی فرماتے تھے کہ آپ لوگوں کو کوئی تکلیف تو نہیں تھی۔ مہمان کا احترام حد درجہ حضور انور کے زیرِ نظر رہتا تھا۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 4 صفحہ 168 غیر مطبوعہ)

پھر منظور احمد صاحب ولد مولوی دلپذیر صاحب جو بھیرہ کے تھے، وہ لکھتے ہیں کہ "میرے والد بزرگوار بہت پہلے کے احمدی ہیں۔ 1894ء میں مع اپنی والدہ کے پہلی دفعہ حضرت خلیفۂ اوّل سے ملنے کے لئے قادیان آئے اور مع والدہ کے اُسی وقت بیعت کی۔ خلیفہ اول بچپن میں میرے دادا بزرگوار سے کچھ پڑھتے رہے تھے اور جو میرے دادا بزرگوار کی تیسری بیوی تھی حضرت خلیفۂ اوّل کی منہ بولی بہن تھی۔ والد بزرگوار سے میں نے پوچھا کہ کوئی اُس وقت کا واقعہ یاد ہے؟ تو آپ نے بتایا کہ ہم آٹھ آدمی تھے کہ حضور کے ساتھ ایک دن دوپہر کا کھانا مسجد مبارک میں جو اپنی پہلی حالت پر تھی، کھانے بیٹھے تھے۔ (یعنی اُس وقت چھوٹی تھی، آٹھ دس آدمی ایک صف میں کھڑے ہوتے تھے) جن میں حضور اور خلیفہ اوّل بھی شامل تھے۔ دو قسم کا سالن تھا اور دونوں میں گوشت تھا۔ حضور اپنے سالن سے کبھی بوٹی اُٹھا کر باری باری سے دوسروں کے سالن میں رکھ دیتے تھے اور ایسا ہی خلیفۂ اوّل بھی۔ مہمانوں میں سے ایک نے عرض کیا حضور کھانے کے ساتھ آم کیسا ہے؟ (یعنی اگر آم ہو جائے کھانے کے ساتھ تو کیسا لگے؟) آپ نے فرمایا بہت اچھا۔ بڑی اچھی بات ہے۔ تو دوسرے نے عرض کیا حضور میں بازار سے لے آتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ٹھہر جائیں یا کچھ اور فرمایا یہ ٹھیک یاد نہیں رہا۔ کہتے ہیں بہرحال ابھی بات ہو رہی تھی کہ ایک آدمی بٹالہ سے آموں کا پارسل لے کر آ گیا جس میں آٹھ ہی آم تھے جو بڑے بڑے تھے۔ سب کے آگے حضور نے ایک ایک رکھ دیا۔ پھر چاقو پوچھا تو ایک نے چاقو پیش کیا۔ آپ نے فرمایا پھانکیں کریں۔ انہوں نے سب کی پھانکیں کر کے آگے رکھ دیں۔ حضور اپنے آگے کی پھانکوں میں سے ایک ایک کر کے باری باری سب کے آگے رکھ دیتے رہے۔ یاد نہیں کہ حضور نے اُن میں سے آپ بھی کوئی کھائی ہو"۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 5 صفحہ 36-37 غیر مطبوعہ)

تو اللہ تعالیٰ نے یہ کیسی مہمان نوازی کی ان مہمانوں کی کہ ایک مہمان نے خواہش ظاہر کی تو اللہ تعالیٰ نے اُس کا انتظام بھی فرما دیا۔

پھر حضرت فضل الٰہی صاحب ولد مولوی کرم دین صاحب مرحوم کہتے ہیں کہ: "قادیان میں یہ عاجز کثرت سے لاہور سے جایا کرتا تھا۔ اکثر حضرت مفتی محمد صادق صاحب رفیق سفر ہوتے۔ اور کئی دفعہ حضرت اقدس اندر بلا لیتے اور بڑی شفقت سے خود نیچے جا کر چائے وغیرہ خود اُٹھا کر لاتے اور مہمان نوازی فرماتے اور مسجد مبارک میں حضرت اقدس کے ساتھ بیٹھ کر بہت دفعہ کھایا پیا۔ کئی دفعہ حضور نے اپنے کھانے میں سے عاجز کو بھی کوئی چیز عنایت فرمائی۔ از روئے شفقت ایک دفعہ حضرت اقدس بعد نماز مغرب مسجد مبارک کی اوپر کی چھت پر شہ نشین پر مشرق کی طرف رُخ فرمائے بیٹھے تھے اور یہ عاجز مغرب کی طرف منہ کر کے حضور کے سامنے بیٹھا تھا کہ مشرق سے چاند کا طلوع ہوا جو قریباً چودہ یا پندرہ تاریخ کا چاند تھا۔ اُس وقت مجھے حضور کے چہرہ مبارک سے شعاعیں نکلتی اور چاند کی شعاعوں سے ٹکراتی نظر آتی تھیں"۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 6 صفحہ 8 الف 8 ب غیر مطبوعہ)

پھر حضرت میاں چراغ دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد میاں صدرالدین صاحب کہتے ہیں کہ شیخ مظفرالدین صاحب آف پشاور کے والد صاحب نے لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت کی۔ کمرہ چھوٹا تھا اور لوگ زیادہ آ گئے تھے۔ مَیں حضور کے پاس کھڑا تھا، بیٹھنے کے لئے جگہ نہ تھی۔ حضور نے مجھے دیکھ کر اور اپنا زانو اُٹھا کر اور مجھے اپنے دست مبارک سے پکڑ کر اپنے پاس بٹھا لیا اور فرمایا کہ میرے ساتھ کھاؤ۔ اس پر مَیں نے حضور کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 4 صفحہ 58 غیر مطبوعہ)

حضرت ذوالفقار علی خان صاحب ولد عبدالعلی خان صاحب رام پور کے تھے، یہ کہتے ہیں کہ "جب مَیں آتا تھا تو میرے کھانے میں پلاؤ ضرور ہوتا تھا۔ ایک دن مَیں نے حافظ حامد علی صاحب مرحوم سے پوچھا کہ پلاؤ دونوں وقت کیوں ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا جب آپ پہلی بار آئے تھے تو حضور نے مجھے بلا کر فرمایا تھا کہ تحصیلدار صاحب کے لئے پلاؤ ضرور لایا کرو۔ حضور نے میرے باورچی سے ایک مرتبہ گورداسپور میں بریانی پکوائی تھی اُس سے غالباً خیال کیا ہوگا کہ یہ اکثر کھاتے ہیں جبھی باورچی مشاق ہے اور یہ واقعہ تھا اس لئے ہدایت فرمائی کہ تکلیف نہ ہو"۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 6 صفحہ 379 غیر مطبوعہ)

(یعنی کسی وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ان کے ہاں گئے تھے، یہ تحصیلدار تھے۔ وہاں بریانی پکائی گئی جو اچھی تھی۔ اُس باورچی نے جو بریانی پکائی تھی اُس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خیال ہوا کہ یہ لوگ اکثر کھاتے ہیں تبھی باورچی جو ہے وہ اچھی بریانی پکاتا ہے۔ اس بات پہ جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاں حاضر ہوئے تو آپ نے اُن کی مہمان نوازی اس طرح فرمائی کہ فرمایا کہ ان کو دونوں وقت پلاؤ بنا کے کھلایا کرو۔)

حضرت بدرالدین صاحب ولد گل محمد صاحب مالیر کوٹلہ کے تھے، کہتے ہیں کہ "ایک روز عاجز اپنے والد صاحب کے ہمراہ بورڈنگ والے کنوئیں سے پانی نکال رہا تھا، رات کے نو بج چکے تھے اور نمازِ عشاء بھی ہو چکی تھی تو حضور اپنے ہاتھ پر ایک پیالہ جس میں دودھ اور ڈبل روٹی پڑی تھی، اُٹھائے کنوئیں پر آ گئے اور آ کر میرے والد صاحب سے فرمانے لگے: بابا جی کوئی مہمان بھوکا ہے۔ اس پر والد صاحب نے کہا کہ حضور میاں نجم الدین تو سب جگہوں سے دریافت کر گئے ہیں سب نے کھانا کھا لیا ہے۔ تب حضور نے فرمایا اچھا میرے ہمراہ چلو۔ تب ہم دونوں باپ بیٹا حضور کے ہمراہ ہو لئے۔ جب مہمان خانہ میں جا کر مہمانوں سے معلوم کیا تو کوئی نہ ملا۔ تو پھر ہم شیر محمد صاحب دوکاندار والی دوکان جو اُس وقت کھلی تھی اُس کے پاس پہنچے تو وہاں سے ایک صاحب نے کہا کہ حضور! مَیں نے تو دودھ ڈبل روٹی کھانی ہے۔ اس پر حضور نے وہ پیالہ اُس صاحب کو دے دیا"۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 7 صفحہ 170 غیر مطبوعہ)

(مہمانوں کی تلاش میں تھے یقیناً اللہ تعالیٰ نے بتایا ہوگا کہ ایک مہمان کی یہ خواہش ہے تو آپ گھر سے وہ لے کر آئے)

حضرت نور احمد خان صاحب ولد چوہدری بدر بخش صاحب لکھتے ہیں کہ "مجھے جلسہ سالانہ پر آنے کا اتفاق ہوا۔ دوآبہ یعنی ضلع جالندھر اور ہوشیار پور کے تمام احمدی ایک ہی جگہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہمارے ساتھ چوہدری غلام احمد صاحب رئیس کاٹھگڑھ بھی تھے۔ رات کو قادیان پہنچے تھے۔ کمرہ میں بستر رکھ کر تمام دوست بیٹھ گئے مگر نصف رات تک کھانا نہ ملا۔ لوگ بہت بھوکے تھے اور بار بار چوہدری صاحب مذکور کے پاس شکوہ کرتے تھے کہ ابھی تک کھانا نہیں ملا۔ اخیر چوہدری صاحب نے کہا کہ بازار میں جا کر دودھ پی لو۔ مگر اتنی بے چینی پیدا نہ کرو، کھانا مل جائے گا۔ لوگ کھانے کا انتظار کر کے تھک گئے، آخر بہت دوست بھوکے سو گئے۔ رات نصف سے زیادہ گزر چکی تھی، اچانک چند آدمی نمودار ہوئے، کہنے لگے کہ حضرت صاحب کو الہام ہوا ہے کہ مہمان بھوکے ہیں، اُن کو کھانا کھلاؤ۔ بدیں وجہ لوگ کمروں میں جگا جگا کر کھانا دے رہے ہیں، ہمارے کمرے میں بھی چند آدمی کھانا لے کر آئے۔ چوہدری صاحب نے تمام دوستوں کو جگا کر کھانا کھلایا، ہمارے ساتھ چوہدری غلام قادر صاحب سڑوعہ والے بھی تھے انہوں نے کہا کہ یہ کھانا خدا نے جگا کر دیا ہے وہ بقیہ ٹکڑے بطور تبرک کہ "یہ الہامی کھانا ہے" اپنے ساتھ سڑوعہ لے گئے"۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 6 صفحہ 273-274 غیر مطبوعہ)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب انچارج نور ہسپتال جو بڑا لمبا عرصہ حضرت مصلح موعود کے معالج بھی رہے ہیں، بلکہ وفات تک آپ کے ساتھ ہی رہتے تھے وہ لکھتے ہیں کہ "جلسہ کے موقع پر ایک

شب بحیثیت اپنی جماعت کے سیکرٹری کے صدر انجمن احمدیہ کے اجلاس میں میری حاضری ہوئی۔ یہ اجلاس بعد نمازمغرب اور عشاء مسجد مبارک میں منعقد ہوا۔ خاکسار اپنی ناتجربہ کاری اور سادگی کی وجہ سے یا شوق کی وجہ سے اعلان شدہ وقت کے اول وقت میں ہی اجلاس کے مبارک مقام یعنی مسجد مبارک میں پہنچ گیا۔ گووہ وقت کھانے کا تھا اور مجھے سخت بھوک بھی لگی ہوئی تھی کیونکہ صبح آٹھ بجے کا کھانا کھایا ہوا تھا مگر جلسہ کے احترام کی وجہ سے یا پابندیٔ وقت کے خیال سے خاکسار نے اپنی ناچیز حاضری کو اول درجے پر برقرار رکھا۔ یعنی نمازہائے مغرب وعشاء جوجمع ہوکر ادا ہوئی تھیں کے بعد بجائے باہر جانے کے مسجد میں ہی بیٹھ گیا اور جلسہ کے انعقاد کی انتظار کرنے لگا۔ ممبران کی آمد دیر کے بعد شروع ہوئی اور قریب ساڑھے نو بجے کے جلسے کی کارروائی شروع ہوئی اور قریباً گیارہ بارہ بجے جلسہ ختم ہوا۔ اس دوران میں شدت بھوک کی وجہ سے خاکسار کی حالت ناگفتہ بہ رہی اور یہ شدت مجھے دیر تک یاد رہی اور اب تک بھی بھولی نہیں۔ جلسہ سے فارغ ہوکر جب میں اپنے جائے قیام پر گیا تو جماعت پٹیالہ کے احباب میں سے غالباً حافظ بھائی ملک محمد صاحب میرے لئے ایک روٹی کا ٹکڑا لے آئے تھے۔ لنگر خانہ بند ہو چکا تھا، مَیں نے اس ٹکڑے کو چبانا شروع کر دیا۔ ابھی وہ ختم نہ کیا تھا کہ ایک زبردست دستک ہمارے کمرے کے دروازے پر پڑی اور آواز آئی کہ کوئی مہمان بھوکا ہو جس نے کھانا نہ کھایا ہو وہ آ جائے، اور چل کر لنگر خانے میں کھانا کھالے۔ خاکسار کے ساتھیوں نے مجھے بھی نکال باہر کیا اور لنگر میں پہنچ کر جو کچھ ملا بعد شُکر کھایا۔ اگلے روز قریباً دس بجے دن کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مسجد مبارک کے چھوٹے زینے کے دروازے پر کھڑے ہوئے دیکھا اور خدام کو گلی میں حضور کی طرف رُخ کئے ہوئے کھڑے دیکھا اور حضور کے سامنے حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی تھے اور حضور کچھ جوش کے ساتھ ارشاد فرمارہے تھے کہ مہمانوں کے کھانے وغیرہ کا انتظام اچھا ہونا چاہئے۔ رات مجھے الہام ہوا۔ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ کہ اے نبی! بھوکے اور مُعتر لوگوں کو کھانا کھلا۔ چنانچہ مجھے معلوم ہوا کہ آدھی رات کو جگانا اس الہام کی بنا پر تھا‘‘۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 8 صفحہ 193-192 غیر مطبوعہ)

حضرت مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد صدر دین صاحب فرماتے ہیں کہ:

’’ایک سالانہ جلسے پر حضور نے فرمایا۔ سب آنے والوں کو ایک ہی قسم کا کھانا کھلاؤ۔ اس پر خواجہ صاحب یا کسی اور نے عرض کیا کہ حضور بعض غرباء ایسے بھی آتے ہیں جن کو اپنے گھر میں دال میسر نہیں آتی اس لئے اُن کو یہاں دال کھلانا معیوب نہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ گو اُن کو گھر میں دال نہ ملتی ہو لیکن جب دوسرے کو گوشت یا پلاؤ کھاتے ہوئے دیکھیں گے تو اُن کو کھانے کی خواہش مزید پیدا ہوگی اور بصورت نہ ملنے کے اُن کی دل شکنی ہو گی۔ میرے مرید خواہ وہ غریب ہوں یا امیر، میرا اُن کے ساتھ ایک ہی جیسا تعلق ہے اس لئے ایک ہی قسم کا کھانا پکاؤ۔ گوشت پلاؤ وغیرہ دو تو سب کو دو اور دال دو تو سب کو دو‘‘۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 8 صفحہ 64 غیر مطبوعہ)

پس ہمیشہ یہی اصول مدّ نظر رکھنا چاہئے۔

حضرت مفتی چراغ صاحب ولد مفتی شہاب الدین صاحب لکھتے ہیں کہ ’’حضرت صاحب کو کپورتھلہ کی جماعت سے خاص اُنس تھا۔ حضور نے الگ اس جماعت کے لئے پلاؤ تیار کروایا تھا۔ جب تیار ہو چکا تو حضور نے کسی کو فرمایا کہ جماعت کو کھلا دو۔ (یہ جلسہ کے علاوہ کی بات تھی) اُس شخص نے عرض کیا کہ حضور وہ تو چلے گئے ہیں۔ فرمایا یکّہ پر کھانا بٹالہ لے جاؤ اور جب وہ سٹیشن پر اُتریں تو کھانا پیش کر دو۔ اُن کے پیچھے کھانا بھجوایا۔ چنانچہ حضور کا آدمی یکّہ پر، ٹانگے پر کھانا لے کر ہمارے پاس سے گزر گیا۔ ہمیں علم نہ ہوا۔ جب ہم اسٹیشن پر پہنچے تو حضور کی طرف سے کھانا پہلے موجود تھا۔ حضور کے آدمی نے کہا کہ کھانا کھالیں۔ ہم حیران ہوئے کہ یہ کھانا کہاں سے آیا اِس پر اُس نے سارا قصہ سنایا‘‘۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 9 صفحہ 12-11 غیر مطبوعہ)

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب مغل بیان فرماتے ہیں کہ ’’حضور علیہ السلام کے وقت میں جلسہ سالانہ اُس جگہ ہوا کرتا تھا جہاں آج کل مدرسہ احمدیہ اور مولوی قطب دین صاحب کے مطبّ کی درمیانی جگہ ہے۔ یہاں ایک پلیٹ فارم بنایا گیا تھا جس پر جلسہ ہوتا تھا۔ حضرت صاحب کے زمانے میں جلسے کے دنوں میں عموماً ہم زردہ پلاؤ ہی کھایا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ بہت قحط پڑ گیا اور آٹا روپے کا پانچ سیر ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو لنگر کے خرچ کی نسبت فکر پڑی تو آپ کو پھر الہام ہوا۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ آج سے لنگر کا خرچ دوگنا کر دو۔ اور بڑا مرغن شوربہ پکا کرتا تھا۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 9 صفحہ 105 غیر مطبوعہ)

یہ فیض آج تک جاری ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔ اب روپے کا پانچ سیر آٹا اُس زمانہ میں، آج کل تو بہت مہنگا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ فکریں دور کی ہوئی ہیں اور دنیا میں ہر جگہ لنگر کے انتظامات بڑے احسن طریقے سے چلتے ہیں۔

حضرت بابو غلام محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ریٹائرڈ ہیڈ ڈرافٹس مین۔ یہ کہتے ہیں کہ ’’گورداسپور کے مقدمے کے دوران میں ایک رات ٹرین سے ہم اُترے اور سخت تیز ہوا چلی۔ موسم سرما کا تھا، حضور علیہ السلام ایک کوٹھی میں فروکش ہوئے۔ اور آتے ساتھ ہی حکم دیا کہ تکان ہے اب سب سو جائیں۔ ہم سب اپنا اپنا بستر لے کر لیٹ گئے۔ کچھ دیر بعد حضور اپنے بستر سے اُٹھے اور دبے پاؤں ایک چھوٹی سی لالٹین لئے ہوئے ہر ایک کا بستر ٹٹولا کہ تا یہ معلوم کریں کہ کسی کے پاس بستر ناکافی تو نہیں۔ جس کسی کا بستر اکم دیکھتے حضور اپنے بستر میں سے جا کر کوئی ایک کپڑا اُٹھالاتے اور اُس پر ڈال دیتے۔ جس طرح سے ماں اپنے بچوں کی حفاظت ایسے سردی کے وقت میں کرتی ہے، حضور نے اپنے بستر میں سے پانچ سات کپڑے نکال کر مہمانوں پر ڈال دیئے۔ میں جاگ رہا تھا اور حضور کی اس شفقت کو دیکھ رہا تھا‘‘۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 9 صفحہ 160-159 غیر مطبوعہ)

حضرت ملک غلام حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد میاں کریم بخش صاحب بیان کرتے ہیں کہ ’’ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مولوی برہان الدین صاحب جہلمی آئے اور ملاقات کی۔ حضرت صاحب نے مجھے بلا کر فرمایا کہ میاں غلام حسین! یہ مولوی صاحب تو تمہارے ہیں جہاں تم مناسب سمجھو اُن کو رکھو۔ مَیں نے عرض کیا حضور یہ میرے پاس ہی رہیں گے۔ مولوی صاحب بڑے خوش رہے، فرمایا اِن کا خاص خیال رکھو، بوڑھے ہیں۔ ساتھ سالن بھی اندر سے زیادہ منگوا دیا کرو اور شوربہ زیادہ دیا کرو تاکہ اِن کو تکلیف نہ ہو‘‘۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 10 صفحہ 341-340 غیر مطبوعہ)

حضرت چوہدری عبدالعزیز صاحب ولد چوہدری احمد دین صاحب کہتے ہیں کہ مَیں یہاں (گوجرانوالہ) سے لاہور کالج میں تعلیم کامل کرنے کے لئے گیا تھا، وہاں سے مَیں اور میاں محمد رمضان صاحب قادیان حضور کی زیارت کے لئے گئے۔ ایک رات ہم وہاں رہے تھے، صبح جب واپس آنے لگے تو حضور نے خود اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ ذرا ٹھہر جاؤ۔ پھر ہم نے کھانا کھایا اور دوپہر کو جب چلنے لگے اور اجازت مانگی تو حضور نے اجازت بھی عطا فرمائی اور فرمایا کہ یہاں کثرت سے آیا کرو۔ مَیں نے دستی بیعت بھی کر لی تھی مگر میرے ساتھی نے نہیں کی تھی۔ حضور نے ہمیں آتی دفعہ ایک پراٹھا اور کچھ سالن بھی رومال میں باندھ کر اپنے ہاتھ سے عطا فرمایا تھا۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 10 صفحہ 107 غیر مطبوعہ)

حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب ولد چوہدری الٰہی بخش صاحب داتہ زید کا لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ ستمبر کے مہینہ میں چوہدری نصر اللہ خان صاحب اور میں ظہر کے وقت قادیان پہنچے۔ وضو کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔ نماز کے بعد حضرت صاحب محراب میں تشریف فرما ہو گئے۔ چوہدری صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا چوہدری صاحب ابھی آئے ہو، کھانا کھا لو۔ چوہدری صاحب نے مسکرا کر عرض کیا کہ حضور! کھانے کا کوئی وقت ہے؟ مسکرا کر فرمایا چوہدری صاحب! کھانے کا بھی کوئی وقت ہوتا ہے۔ جب بھوک لگی کھا لیا۔ حضور نے خادم کو بھیجا، کھانا تیار کروا کر لایا اور ہم نے مولوی محمد علی صاحب کے کمرے میں بیٹھ کر کھایا۔ اسی سال کا ذکر ہے بارش بڑی ہوئی تھی جس مکان میں آج کل حضرت میاں بشیر احمد صاحب ہیں یہ مہمان خانہ ہوا کرتا تھا (یہ مسجد اقصیٰ کے قریب کا مکان ہے) ہم اُس جگہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ میاں نجم الدین لنگر خانے کے مہتمم تھے۔ لوگوں نے حضرت صاحب کو آواز دے کر عرض کیا کہ حضور! ایک پٹھان ہے وہ گوشت کے بغیر کھانا نہیں کھاتا۔ حضور نے فرمایا اُس کو گوشت پکا دو۔ میاں نجم الدین صاحب نے عرض کی کہ حضور! بارش کی وجہ سے قصابوں نے گوشت کیا نہیں ہے۔ آج کوئی بکرا وغیرہ قصائیوں نے ذبح نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا: اچھا تو مرغ تیار کر کے کھلا دو۔ ایک دن وہ پھر آئے اور حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! ایک پٹھان ہے جو کہتا ہے کہ میں نے کھچڑی کھانی ہے۔ فرمایا اس کو کھچڑی پکا دو‘‘۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 10 صفحہ 273-272 غیر مطبوعہ)

سو مہمانوں کی (جو عام طور پر مہمان آتے تھے) اُن کی خواہشات کا بھی احترام فرمایا کرتے تھے۔

حضرت چوہدری عبدالرحیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ’’ایک دفعہ حضرت اقدس نے مجھے پانچ سو روپیہ عطا فرمایا اور فرمایا کہ جلسے کا انتظام آپ کے سپرد کرتا ہوں مگر یاد رہے کہ تمام احباب کے لئے صرف ایک ہی قسم کا کھانا تیار کیا جائے۔ (اگر عام دنوں میں عام مہمان آ رہے ہیں تو اُن کے لئے جو اُن کی خواہش ہوتی تھی وہ پکوا دیا جاتا تھا، لیکن جلسے کے لئے فرمایا کہ سب کے لئے ایک ہی قسم کا کھانا تیار ہونا چاہئے۔ پہلے بھی ایک روایت آ گئی ہے، اب یہ دوسری روایت ہے)۔ بعض لوگوں نے عرض کی کہ مولوی حکیم فضل دین صاحب زیادہ تجربہ رکھتے ہیں مگر حضور نے کوئی جواب نہ دیا۔ خیر خواجہ کمال دین صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے میرے لئے چاول تیار کروا دو۔ میں نے کہا مجھے تو حضرت صاحب کا حکم ہے کہ سب کے لئے ایک ہی قسم کا کھانا تیار کروایا جائے اس لئے اگر آپ چاول کھانا چاہتے ہیں تو اجازت لے دیں۔ کہنے لگے چاولوں کے لئے کیا اجازت مانگوں۔ مَیں نے کہا پھر تو مَیں حضور کی اجازت کے بغیر ایک چاول بھی نہیں دے سکتا۔ اس پر وہ بہت ناراض ہوئے اور جب تک یہاں رہے مجھ پر ناراض ہی رہے۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 11 صفحہ 176-175 غیر مطبوعہ)

میاں عبدالعزیز صاحب مغل رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ ’’جب مہمان خانہ اُس مکان میں ہوتا تھا جہاں آج کل حضرت میاں بشیر احمد صاحب رہتے ہیں تو خواجہ کمال الدین صاحب نے لنگر سے ایک بکرے کا گوشت لیا اور تین سیر گھی، کچھ شلجم اور ایک دیگ میں چڑھا کر رات کے وقت پکانا شروع کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اتفاق سے ساڑھے گیارہ بجے مہمانوں کو دیکھنے تشریف لائے۔ دیگ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ کسی نے عرض کیا کہ حضور! یہ شب دیگ ہے۔ فرمایا شب دیگ کیا ہوتی ہے؟ اُس نے کہا کہ حضور! کچھ گھی ہے، کچھ گوشت، اور کچھ شلجم یہ تمام رات پکیں گے۔ فرمایا مجھے تو کچھ ناپسند ہی ہے کہ لنگر سے الگ پکانا ہو۔ (کہ لنگر میں ایک کھانا پک رہا ہے کسی کے لئے اُس سے الگ ایک پکایا جائے) خیر اُس کے بعد حضور تو چلے گئے لیکن جب یہ سب لوگ سو گئے اور دیگ کے نیچے سے آگ ٹھنڈی ہو گئی تو کہتے

ہیں کہ دس بارہ کُتّے آ گئے اور انہوں نے دیگ کو اوندھا کیا اور گوشت کھانا شروع کر دیا۔ جب وہ آپس میں لڑنے لگے تو اُن کی نیند کھل گئی۔ انہوں نے کُتّوں کو ہٹایا اور دیکھا کہ دیگ میں بہت کم سالن رہ گیا ہے۔ اور حضرت صاحب سے عرض کیا کہ ہم یہ سالن چوہڑوں کو دے دیتے ہیں۔ فرمایا کہ پہلے ان کو کہہ دینا کہ یہ کُتّوں کا جُوٹھا ہے پھر اُن کا دل چاہے تو لے جائیں، چاہے نہ لے جائیں۔ جب چوہڑوں سے جا کر پوچھا تو انہوں نے کہا کہ توبہ توبہ۔ ہم کُتّوں کا جُوٹھا کیوں کھانے والے؟ غرض دیگ کو پھینک دیا گیا۔ خواجہ کمال دین صاحب جنہوں نے بڑے شوق سے اپنے کھانے کے لئے لنگر سے ہٹ کے یہ دیگ پکوائی تھی، اُن کے منہ سے کہتے ہیں کہ بے اختیار نکلا کہ ''مرزا جی دی نظر لگ گئی اے''۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 9 صفحہ 47-46 غیر مطبوعہ)

کھانے کو نہیں ملا بیچاروں کو۔

حضرت ملک غلام حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ''مولوی عبدالرحمٰن صاحب شہید افغانستان سے آئے تو حضور سے ملاقات کرنی چاہی۔ کسی شخص نے اُن کو کہا کہ میاں غلام حسین صاحب ملاقات کرایا کرتے ہیں اُس سے کہو۔ وہ مجھے ملے اور فرمایا کہ حضرت صاحب سے ملاقات کرنی ہے۔ مَیں نے کھانا کھلایا۔ پھر فرمایا کہ حضرت صاحب سے ملنا ہے آپ اطلاع کریں۔ (مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے کھانے کے بعد کہا کہ مَیں نے حضرت صاحب سے ملنا ہے، آپ اطلاع کریں۔) کہتے ہیں قریباً ایک بجے کا وقت تھا، میں اندر گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا، کسی لڑکے نے باری (یعنی کھڑکی) کھولی۔ مَیں نے عرض کی کہ حضرت جی! فرمایا جی۔ مَیں نے عرض کیا کہ ایک آدمی کابل سے آئے ہیں، مولوی عبدالرحمٰن اُن کا نام ہے ملنا چاہتے ہیں۔ فرمایا ابھی اذان ہو گی مسجد میں مل لیں گے۔ مَیں نے عرض کیا کہ حضور! وہ الگ ملنا چاہتے ہیں۔ حضور اندر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آ کر فرمایا کہ جاؤ اُن کو بلا لاؤ۔ مَیں اُن کو اندر لے گیا۔ وہ ڈرتے ڈرتے اندر گئے۔ اُن کے پاس ایک بہت بڑا سردہ کچھ بادام کچھ چلغوزے اور کچھ اور میوہ جات تھے۔ یہ چیزیں انہوں نے حضرت کے حضور پیش کیں۔ حضور تخت پوش پر تشریف فرما تھے۔ فرمایا مولوی صاحب! اتنی تکلیف آپ نے کیوں کی ہے؟ آپ کو تو بہت فاصلہ یہ چیزیں اُٹھانی پڑی ہوں گی۔ عرض کیا کہ حضور ہرگز کوئی تکلیف نہیں ہوئی بلکہ بڑی خوشی سے مَیں آیا ہوں۔ ریل گاڑی پر بھی کم سوار ہوا ہوں۔ بہت سا حصہ پیدل چل کر آیا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ مولوی صاحب! چائے پئیں گے یا شربت۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور اس وقت مَیں کھانا کھا چکا ہوں آپ تکلیف نہ کریں۔ فرمایا نہیں تکلیف بالکل نہیں ہے۔ مجھے فرمایا کہ میاں غلام حسین! ان کو شربت پلاؤ۔ مَیں اندر گیا اور حضرت اُمّ المومنین نے فرمایا۔ پانی ٹھنڈا نہیں ہے بڑی مسجد سے لے آؤ۔ مَیں بڑی مسجد سے پانی لایا (یعنی مسجد اقصیٰ سے) حضرت اُمّ المومنین نے مجھے شربت بنا دیا۔ مَیں نے پیش کیا۔ انہوں نے ایک گلاس پیا۔ حضور نے فرمایا اور پیو۔ چنانچہ ایک گلاس انہوں نے پیا، کچھ باقی بچ گیا۔ میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی، حضور آپ بھی پی لیں۔ فرمایا نہیں، لے جاؤ۔ کہا بس لے جاؤ، مَیں نہیں پیوں گا۔ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا کہ یہ بہت دور سے آئے ہیں، اِن کے لئے کھانا الگ تیار کیا کرو اور اچھا کھانا اِن کو کھلایا کرو۔ وہ کوئی دو ماہ یہاں رہے اور مجھ پر بہت خوش رہے۔ حضرت صاحب نے مجھے خاص ہدایت کی تھی کہ ان کے لئے ایک وقت میں پلاؤ پکایا کرو''۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 10 صفحہ 326-325 غیر مطبوعہ)

حضرت بابو عبدالعزیز صاحب اوورسیئر گوجرانوالہ کے تھے یہ لکھتے ہیں کہ ''مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں صرف ایک دفعہ دو دن قادیان آنے کا اتفاق ہوا۔ اور مَیں طالب علم تھا اور ایک طالب علم میرے ہمراہ تھا۔ میری سابقہ بیعت تحریری تھی اور مَیں دستی بیعت کے لئے حاضر ہوا تھا۔ بیعت کرنے کے بعد شام کو ہم دونوں واپس آنے لگے تو حضور نے خود زبانِ مبارک سے فرمایا تھا کہ آج رات کو مزید رہو۔ اور رات حضور خود اپنے دستِ مبارک سے ہمارے لئے بستر لائے اور ہم کو اپنے ساتھ بٹھا کر وہیں کھانا کھلایا۔ اور دوسرے روز صبح دو پراٹھے رومال میں باندھ کر ہم کو دیئے اور تھوڑی دور گلی میں ہمارے ساتھ ہمراہ آ کر واپس تشریف لے گئے۔ یہ ان دنوں کا واقعہ ہے جبکہ حضور جہلم میں کرم دین کے مقدمے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ ہاں رات کو ہم دونوں کو گول کمرے کے پاس ملحقہ کسی کمرے میں حضور نے ٹھہرایا تھا۔ وہ پراٹھے مَیں گھر لے آیا تھا اور سب کو بانٹ دیئے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑے عرصے کے بعد میری والدہ اور میرے بھائی دونوں احمدی ہو گئے۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 12 صفحہ 134 غیر مطبوعہ)

(انہوں نے تبرک کو اس کی وجہ سمجھی)۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ ''حضرت اپنے بیٹھنے کی جگہ کھلے کواڑ نہ بیٹھتے تھے بلکہ کُنڈا لگا کر بیٹھتے تھے۔ (دروازہ بند کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھا کرتے تھے)۔ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب تھوڑی دیر کے بعد آ کر کہتے، 'ابّا کُنڈا کھول'، اور حضور اُٹھ کر کھول دیتے تھے۔ ایک دفعہ حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور بوریے پر بیٹھے تھے، مجھے دیکھ کر آپ نے پلنگ اُٹھایا، اندر اُٹھا کر لے گئے۔ مَیں نے کہا حضور مَیں اُٹھا لیتا ہوں۔ آپ فرمانے لگے، بھاری زیادہ ہے، آپ سے نہیں اُٹھے گا۔ اور فرمایا آپ پلنگ پر بیٹھ جائیں، مجھے یہاں نیچے آرام معلوم ہوتا ہے۔ پہلے مَیں نے انکار کیا لیکن آپ نے فرمایا نہیں آپ بلا تکلف بیٹھ جائیں پھر مَیں بیٹھ گیا۔ مجھے پیاس لگی تھی، مَیں نے گھڑوں کی طرف نظر اُٹھائی۔ وہاں کوئی پانی پینے کا برتن نہ تھا۔ آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کو پیاس لگ رہی ہے، مَیں لاتا ہوں۔ نیچے زنانہ سے جا کر آپ گلاس لے آئے اور پھر نیچے گئے اور وہاں سے دو بوتلیں شربت کی لے آئے جو منی پور سے کسی نے بھیجیں تھیں۔ بہت لذیز شربت تھا۔ فرمایا کہ اِن بوتلوں کو رکھے ہوئے بہت دن ہو گئے کیونکہ ہم نے نیت کی تھی کہ پہلے کسی دوست کو پلا کر پھر خود پئیں گے۔ آج مجھے یاد آ گیا۔ چنانچہ آپ نے گلاس میں شربت بنا کر مجھے دیا۔ مَیں نے کہا پہلے حضور اس میں سے تھوڑا سا پی لیں پھر مَیں پیوں گا۔ آپ نے ایک گھونٹ پی کر مجھے دے دیا۔ اور مَیں نے پی لیا۔ مَیں نے شربت کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا کہ ایک بوتل آپ لے جائیں اور ایک باہر دوستوں کو پلا دیں۔ آپ نے ان دو بوتلوں سے وہی ایک گھونٹ پیا ہو گا۔ مَیں آپ کے حکم کے مطابق بوتلیں لے کر چلا آیا''۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 13 صفحہ 345-344 غیر مطبوعہ)

حضرت میاں خیر دین صاحب سیکھوانی کہتے ہیں کہ ''ایک دفعہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو مسجد میں محکم الدین صاحب وکیل بیٹھے ہوئے تھے۔ وکیل صاحب نے مجھے کہا کہ کیا آپ پس خوردہ یعنی تبرک کھانا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا، ہاں۔ تو اُسی وکیل صاحب نے حضور کی خدمت میں پیغام بھیجا۔ حضور نے ایک تھالی چاول اور اُس پر شوربہ بکری کا ڈالا ہوا تھا۔ اور ایک طرف سے چند لقمے کھائے ہوئے تھے ایک خادمہ کے ہاتھ بھیجا جو ہم نے مل کر کھایا۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 14 صفحہ 33 غیر مطبوعہ)

ماسٹر نذیر خان صاحب ساکن ناڈون لکھتے ہیں کہ ''ماموں صاحب شہامت خان صاحب نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ قادیان جاتے ہوئے مَیں کمال الدین (یہ دوست بھی احمدی تھے) کو اپنے ساتھ قادیان لے گیا۔ ہمارے لئے حضرت صاحب نے مرزا خدا بخش کو مقرر کیا کہ ہمارے کھانے وغیرہ کا انتظام رکھیں۔ آپ نے حکم دیا کہ یہ پہاڑ سے آئے ہیں یہ چاول کھانے کے عادی ہیں، ان کے لئے چاول ضرور تیار کئے جائیں''۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 14 صفحہ 296 غیر مطبوعہ)

(جلسہ کے دنوں میں بھی، پاکستان میں بھی ربوہ میں جلسے ہوتے تھے، تو سرحد سے آئے ہوئے لوگوں کے لئے گو باقی سالن تو ایک ہی پکتا تھا۔ لیکن اُن کے لئے خاص اس لئے خمیری روٹی بنائی جاتی تھی کہ وہ فطیری روٹی نہیں کھاتے تھے، یا بعض کے لئے پرہیزی کھانا پکتا تھا، اس لئے اتنی تو احتیاط رکھی جاتی ہے کہ مریضوں کے لئے یا بعض جو خاص کھانے کے عادی ہیں اور دوسرا کھا نہیں سکتے اُن کے لئے بعض چیزیں پک جاتی ہیں لیکن عموماً ایک ہی کھانا پکتا ہے اور اب یہی نظام ہر جگہ رائج ہے کہ عموماً ایک ہی کھانا دیا جاتا ہے۔ اور سوائے اس کے کہ غیر، مہمان آئے ہوں جو کھا نہ سکتے ہوں اُن کے لئے بھی ہے۔ ایک اعتراض یہ رہتا تھا کہ وی آئی پی مارکی۔ حالانکہ کھانا اُس وی آئی پی میں صرف ایک ہی ہوتا تھا۔ اب اُس کا بھی نام بدل دیا گیا ہے۔ reserve کر دیا گیا ہے۔ تو بہرحال جلسے کے انتظام کے لئے عموماً ایک کھانا رکھا جاتا ہے سوائے اُن لوگوں کے لئے جو بالکل خاص چیزیں کھانے کے عادی ہوں)۔

حضرت شیخ جان محمد صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس لکھتے ہیں کہ ''میری عمر اس وقت ستاسٹھ سال کی ہے۔ مَیں نے 1903ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلے بذریعہ خط بیعت کی پھر 1904ء میں بمقام گورداسپور دورانِ مقدمہ مولوی کرم دین بھیں والے میں حاضر ہوا اور سعادۃً دستی بیعت سے مشرف ہوا۔ مَیں منٹگمری سے آیا اور والد صاحب مرحوم چوہدری غلام احمد خان صاحب مرحوم آف کاٹھگڑھ ضلع ہوشیار پور سے بمقام گورداسپور حاضر ہوئے تھے۔ حضرت خلیفۂ اوّل نے چوہدری صاحب مرحوم کی وجہ سے کہ وہ افیون کھاتے تھے ایک علیحدہ چھولداری ہم کو دے دی جس میں ہم تین ٹھہرے اور دیگر احباب بعض نیچے مکان میں اور بعض چھولداریوں میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ چوہدری غلام احمد خان مذکور نے مجھے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ باورچی خانے میں بٹیرے پکائے گئے ہیں مجھے دو بٹیرے لا دو۔ چنانچہ مَیں نے باورچی خانہ سے دریافت کیا تو اُس نے بتلایا کہ لاہور سے مہمان آئے ہوئے ہیں یہ اُن کے لئے پکائے گئے ہیں۔ مَیں ان سے اصرار کر رہا تھا کہ چوہدری غلام احمد خان ایک امیر آدمی اور خوش خور ہیں اور میرے والد صاحب کے دوست ہیں تو ضرور دو بٹیرے دے دو (کہ اِن کے لئے مَیں جو لے جا رہا ہوں وہ امیر آدمی بھی ہیں اور اچھا کھانے والے ہیں)۔ اسی اثناء میں حافظ حامد علی صاحب مرحوم بالائی حصہ مکان میں آ گئے اور یہ ماجرا انہوں نے سنا۔ باورچی نے بتلایا کہ خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہ آئے ہوئے ہیں، اُن کے لئے بٹیرے پکائے گئے ہیں تو مَیں مایوس ہو کر چھولداری میں آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد حافظ حامد علی صاحب مرحوم ایک طشتری میں دو بٹیرے بُھنے ہوئے لے کر آ گئے اور فرمایا کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذکر کیا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ جلد اُنہیں بٹیرے پہنچاؤ اور فرمایا کہ کل سب کے لئے بٹیرے پکائے جائیں۔ چنانچہ دوسرے دن ایک بڑے دیگچہ میں بٹیرے پکائے گئے اور سب کو کھلائے گئے۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 15 صفحہ 17 غیر مطبوعہ)

ڈاکٹر سلطان علی صاحب کی روایت ہے جو چوہدری محمد شریف صاحب بی۔اے نیروبی نے تحریر کی ہے کہ ''1901ء میں مَیں قادیان گیا اور بوقتِ نماز مغرب قادیان مسجد مبارک میں پہنچا جو اُس وقت بہت چھوٹی سی تھی۔ مغرب کے بعد میرے ایک دوست نے جو ہموطن بھی تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ افریقہ سے آئے ہیں اور چند سال ہوئے کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔

حضور نے مجھ سے افریقہ کے احمدی دوستوں کے حالات دریافت فرمائے۔ پھر ہاتھ اُٹھا کر دعا فرمائی اور میرے ساتھی کو تاکید کی کہ کھانے اور بستر وغیرہ کا خیال رکھیں۔ جب ہم رات کو مہمان خانے میں سوئے تو ایک صاحب دودھ لائے اور فرمایا یہ حضرت صاحب نے آپ کے لئے بھیجا ہے''۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 2 صفحہ 68 غیر مطبوعہ)

منشی امام دین صاحب لکھتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ میری اہلیہ قادیان آئیں۔ مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم ساکن تلونڈی جھنگلاں کی اہلیہ بھی ساتھ تھیں۔ واپسی پر میری اہلیہ نے مجھ سے بیان کیا کہ جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان پر پہنچیں اور اندر داخل ہونے لگیں تو حضرت صاحب تمام خاندان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ہم جلدی سے واپس ہوگئیں۔ حضرت صاحب نے دریافت فرمایا کہ کون ہے؟ عرض کیا گیا کہ مولوی رحیم بخش صاحب ساکن تلونڈی کی اہلیہ ہیں اور دوسری منشی امام الدین صاحب پٹواری کی اہلیہ ہیں۔ حضور نے اندر بلا لیا۔ اِن دنوں میری اہلیہ کی گود میں عزیزم نثار احمد تھا۔ حضور نے اپنے کھانے سے ایک برتن میں کچھ کھانا ڈال کر دیا۔ میری اہلیہ کو کہا کہ لو یہ کھانا بچے کو کھلاؤ۔ ایسا کئی مرتبہ ہوا۔ جب کبھی بھی اہلیہ کھانے کے وقت پہنچیں حضور نے بچے کے لئے کھانا دیا اور یہ حضور کی ذرہ نوازی تھی کہ اپنے مریدین سے ایسی شفقت فرماتے تھے۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 11 صفحہ 326-325 غیر مطبوعہ)

حضرت ضمیر علی صاحب ولد محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ: ''کمترین بچپن کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے گھر میں اکثر جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ہمارے محلے کی بہت سی عورتیں گئیں تو مَیں بھی اُن کے ہمراہ گیا۔ اُن ایام میں میرے دائیں ہاتھ پر ضرب آئی ہوئی تھی کوئی چوٹ لگی ہوئی تھی۔ جب مَیں حضور کے ہاں گیا تو حضور اس وقت مسجد مبارک کے قریب والے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ مَیں بھی اُس کمرے میں چلا گیا۔ حضور نے بڑے پیار سے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا۔ اس کے بعد حضرت اُمّ المومنین گاجروں کا حلوہ لائیں، پہلے حضور نے میرے منہ میں دو تین لقمے اپنے ہاتھ مبارک سے ڈالے اور بعد میں فرمایا، کہ بائیں ہاتھ سے کھا لو، کیونکہ تمہارے دائیں ہاتھ میں چوٹ لگی ہوئی ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ مَیں نے پیٹ بھر کر کھایا۔'' (رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 5 صفحہ 132 غیر مطبوعہ)

ایک روایت حضرت شیخ زین العابدین صاحب کی ہے جو شیخ حافظ حامد علی صاحب اور شیخ فتح محمد صاحب کے بھائی تھے۔ کہتے ہیں کہ ''حضور کے زمانے میں مہمانوں کے لئے کھانے کا خاص اہتمام ہوا کرتا تھا۔ حضور کو مہمانوں کی مدارات کا خاص خیال رہتا تھا۔ میرے بھائی حافظ حامد علی صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ غالباً جلسہ سالانہ کا موقع تھا اور چار دیگیں چاولوں کی پک رہی تھیں، دو زردے کی اور دو پلاؤ کی۔ ایک دن حضور علی الصبح لنگر خانے میں گئے اور باورچی کو کہا کہ ڈھکنا اُٹھاؤ، ہم چاول دیکھنا چاہتے ہیں۔ اُس نے ڈھکنا اُٹھایا حضور کو خوشبو اچھی نہ آئی۔ اس پر حضور نے دوسری دیگیں بھی دیکھیں اور فرمایا کہ زردے کی دونوں دیگوں کو ڈھاب میں پھینک دو، یہ اچھی نہیں ہے۔ (یقیناً اللہ کی طرف سے ہی کچھ دل میں ڈالا گیا ہوگا کہ دیگیں چیک کرنی چاہئیں)۔ فرمایا کہ جب ہمیں اُن کی خوشبو پسند نہیں آئی تو ہمارے مہمانوں کو کیسے آئے گی؟) چنانچہ حضور کے حکم کی تعمیل کی گئی''۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 11 صفحہ 71 غیر مطبوعہ)

حضرت میاں اللہ دتہ صاحب ولد میاں مکھن خان صاحب مال پور ضلع ہوشیار پور لکھتے ہیں کہ ''مَیں جب 1906ء کو سالانہ جلسے پر قادیان آیا تو حضور کی دو تقریریں سنیں۔ پہلی تقریر صبح کے وقت حضور کے مکان پر ہوئی جو اب حضرت بشیر احمد صاحب کا مکان ہے اور اس کو بیٹھک کہا کرتے تھے۔ جہاں اب باہر کی طرف سیڑھی بنی ہوئی ہے وہاں کھڑکیاں بھی تھیں اور ایک دروازہ تھا، دروازے کا نشان ابھی تک موجود ہے۔ حضور نے مہمانوں کے آگ تاپنے کے لئے ایک انگیٹھی بھجوائی۔'' (سردی کے دن تھے، انگیٹھی بھجوائی، کوئلے بھجوائے) ''جس کے بعد جلد ہی حضور بھی تقریر کے لئے اوپر سے تشریف لے آئے''۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 4 صفحہ 51 غیر مطبوعہ)

مہمانوں کا اس لحاظ سے بھی خیال رکھا کہ اُن کو سردی نہ لگے۔

میاں عبدالعزیز صاحب مغل رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ ''ایک دفعہ ہم آٹھ بجے شام کو بٹالہ اُترے۔ ہم بیس بائیس آدمی تھے۔ چاند کی روشنی تھی اور گرمیوں کے دن تھے۔ مفتی محمد صادق صاحب بھی تھے، بابو غلام محمد صاحب بھی تھے۔ ہم رات کے ساڑھے گیارہ بجے قادیان پہنچے۔ حضور باہر تشریف لائے۔ حافظ حامد علی صاحب کو آواز دی وہ بھی آ گئے۔ حضور نے دریافت کیا کہ لنگر میں جا کر دیکھو کوئی روٹی ہے؟ عرض کیا حضور اڑھائی روٹیاں اور کچھ سالن ہے۔ فرمایا وہی لے آؤ۔ مسجد مبارک کی اوپر کی چھت پر سفید چادر بچھا کر حضور ایک طرف بیٹھ گئے۔ ہم تمام آس پاس بیٹھ گئے۔ حضور نے ان روٹیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہمارے آگے پھیلا دیئے۔ مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے کہ ہم تمام نے سیر ہو کر کھایا اور پھر بھی کچھ ٹکڑے بچے ہوئے تھے تو اُسی چادر میں وہ لپیٹ کر لے گئے''۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 9 صفحہ 15 غیر مطبوعہ)

اس کی دوسری روایت سے بھی تصدیق ہوتی ہے۔

میاں محمد یٰسین صاحب احمدی ٹیچر گورنمنٹ سکول دالبندین لکھتے ہیں کہ ''حضرت امیر الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساکن گجرات نے بیان کیا کہ شروع شروع میں بہت کم آدمی ہوتے تھے۔ ایک دفعہ ہم پانچ سات آدمی حضرت مسیح موعود کے مہمان ٹھہرے تو حضور نے چاولوں کا دیگچہ لا کر اور خود نکال کر برتن میں ڈالے اور ہمارے آگے رکھ کر ہم کو کھلائے۔ (رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 12 صفحہ 101 غیر مطبوعہ)

پھر جس طرح یہ تعداد بڑھتی گئی، لنگر خانے کے سپرد اور باقی انتظامیہ کے سپرد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے انتظام کیا اور ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ اِن کا خیال رکھیں۔

ملک غلام حسین صاحب مہاجر ولد میاں کریم بخش صاحب لکھتے ہیں کہ ''حضور ہمیشہ تاکید فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو میاں غلام حسین! مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 10 صفحہ 336 غیر مطبوعہ)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ فقرہ آج بھی ہمارے لئے اتنا ہی اہم ہے جتنا حضرت میاں غلام حسین کے لئے تھا اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا بھی کرنی چاہئے اور تمام کارکنان کو کوشش بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں احسن رنگ میں اپنے فرائضِ مہمان نوازی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ صرف کھانا کھلانا ہی نہیں بلکہ جیسا کہ میں نے کہا تمام انتظامات مہمانوں کی سہولت کے لئے ہوتے ہیں، اس لئے ہر جگہ پر تمام کارکنان اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

ابھی نماز جمعہ کے بعد مَیں چند جنازے پڑھاؤں گا۔

ایک تو جنازہ حاضر ہے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ابن مکرم خان فرزند علی خان صاحب کا جو یہاں لمبے عرصے سے رہ رہے تھے۔ اور ان کے والد خان فرزند علی خان صاحب بھی جماعت میں بڑی پہچان والے ہیں۔ جو 29-1928ء میں انگلستان میں امام بھی رہے ہیں۔ انہوں نے ریٹائر ہو کر زندگی وقف کی تھی۔ پھر یہ ناظر بیت المال بھی رہے۔ کچھ عرصہ ناظرِ اعلیٰ بھی رہے اور 'خان' کا خطاب آپ کو انگریز حکومت کی طرف سے ملا تھا۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اُن کے بیٹے تھے۔ 10/جولائی کو 90 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو کچھ عرصہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق ملی۔ پھر پاکستان میں آپ کو نائب ناظر تعلیم کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ 1961ء میں یہ یوکے آ گئے تھے۔ یہاں بحیثیت صدر قضاء بورڈ، نیشنل سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری رشتہ ناطہ کے علاوہ کئی شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی ہے۔ نہایت ہمدرد اور سلسلہ کے فدائی اور خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والے خادمِ سلسلہ تھے۔ باوجود پیرانہ سالی کے اور بیماریوں کے بڑی باقاعدگی سے مجھے خط بھی لکھا کرتے تھے اور ایک دو دفعہ ملنے بھی آئے ہیں۔ بڑا اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ عہدیداران کی بھی بہت عزت کیا کرتے تھے۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ تبلیغ کا بھی شوق تھا۔ اپنے حلقہ احباب میں کسی نہ کسی رنگ میں پیغام پہنچاتے رہتے تھے۔ ان کے پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی اپنے بزرگ والدین، ان کے دادا کی طرح جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ جو غائب جنازہ ہے وہ ملک مبرور احمد صاحب شہید نوابشاہ کا ہے جن کو 11 جولائی 2011ء کو رات تقریباً سوا آٹھ بجے ان کے چیمبر میں شہید کر دیا گیا۔ یہ وکیل تھے۔ انہوں نے اپنی گاڑی باہر چیمبر میں کھڑی کی اور چیمبر سے باہر نہیں آئے تھے کہ قریبی جھاڑی میں سے چھپے ہوئے ایک نامعلوم شخص نے باہر نکل کر کنپٹی پر پستول رکھ کر فائر کر دیا اور جو حملہ آور تھا وہ فائر کرنے کے بعد سٹیشن کی طرف بھاگ گیا۔ ان کے بھائی ملک وسیم احمد صاحب بھی ان کی گاڑی کے قریب ہی تھے، وہ حملہ آور کے پیچھے دوڑے تو انہوں نے ان پر بھی فائر کئے لیکن الحمد للہ یہ بھائی تو بچ گئے۔ لیکن بہرحال ملک مبرور احمد صاحب کی شہادت ہوئی ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ پہلے بھی ایک دفعہ ان پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ ان کی عمر پچاس سال تھی۔ گو جماعتی مخالفت کے علاوہ بھی ان کی کاروباری دشمنی تھی یا یکطرفہ دشمنی کہنا چاہئے کیونکہ بعض ایسے مقدمات تھے جن میں انہوں نے وہاں کے بعض بڑے لوگوں نے جو قتل کئے ہوئے تھے ان کے مقتولوں کے مقدمے لڑے اور ان کے ساتھ دیئے ہوئے تھے اس وجہ سے بھی دشمنی تھی، کچھ اور بھی دشمنیاں تھیں لیکن بہرحال جماعتی دشمنی غالب تھی۔ تو یہ جماعتی خدمات بھی انجام دے رہے تھے۔ اور خدام الاحمدیہ میں بھی ناظم عمومی ضلع کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ سیکرٹری جائداد بھی رہے۔ آجکل جماعت نوابشاہ کے صدر تھے۔ اور پولیس وغیرہ سے تو اِن کے تعلقات گہرے تھے اس لئے ان کے جو دوسرے دشمن تھے ان کی دشمنی بھی اس وجہ سے بڑھ گئی تھی کہ ان تعلقات کی وجہ سے عموماً جو کیس یہ لیتے تھے یا جن مقتولوں کی انہوں

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
1954 NASIR ناصر 2011
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
ہمدردانہ مشورہ ✪ کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرضِ اٹھراء کا علاج اور اولادِ نرینہ کیلئے
مطب ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ۔ پاکستان
رابطہ برائے مشورہ (بروز اتوار)
+92-332-7051909, Fax: +92-47-6213966
3 بجے سے 4 بجے تک (لندن وقت کے مطابق)

نے حمایت کی، اور اُن کے کیس لڑے اُن کی وجہ سے جو قاتل تھے وہ بہر حال ان کے خلاف ہو گئے تھے اور پھر احمدیت کی وجہ سے بھی ان کو دھمکیاں ملتی رہی تھیں۔ ان کا بھی جنازہ غائب ادا کیا جائے گا۔

تیسرا جنازہ غائب ہے مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ کا جو 25؍جون کو فوت ہوئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت میاں عبداللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیٹی اور ہمارے مبلغ سلسلہ قازقستان سید حسن طاہر بخاری کی والدہ تھیں۔ نیک، عبادت گزار تھیں، خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والی، نظامِ جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کرنے والی، مخلص خاتون تھیں۔ باوجود غربت کے آپ نے 24 سال کی عمر میں 1/3 حصہ کی وصیت کی تھی۔ کچھ عرصہ شدید مالی تنگی کی وجہ سے وصیت ادا نہ کر سکیں تو دفتر وصیت کی طرف سے انہیں کہا گیا کہ وصیت کا حصہ کم کروالیں، لیکن آپ نے جواب دیا کہ مَیں نے خدا تعالیٰ سے وعدہ کیا ہوا ہے وہ انشاء اللہ خود ہی سامان فرمائے گا اور توفیق بخشے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اُن کے ساتھ ایسا ہی سلوک فرمایا اور ایک موقعہ پر انہوں نے اپنا سارا بقایا یکمشت ادا کر دیا۔ آپ کو دو تین شدید حادثات بھی پیش آئے۔ ایک مرتبہ ٹرین کی پٹڑی کے ساتھ ساتھ پیدل چلتے ہوئے ٹرین نے ٹکر ماردی جس سے آپ شدید زخمی ہوئیں۔ اس کے علاوہ بھی بعض حادثات ہوئے لیکن شدید حادثات اور لمبے عرصے پر محیط مشکل حالات کو بڑی ہمت اور صبر سے انہوں نے تنہا برداشت کیا۔ حسن طاہر بخاری، جو آپ کے بیٹے ہیں، آپ کی وفات کے وقت ملک سے باہر تھے۔ ہمیشہ اُن کی ہمت بندھایا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ابھی نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد میں باہر جا کر (کیونکہ ایک حاضر جنازہ ہے اس لئے وہاں جا کر) جنازہ پڑھوں گا اور احباب یہیں مسجد میں رہیں اور میرے پیچھے نمازِ جنازہ ادا کریں۔

بقیہ: دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 16

کا بہت ساتھ دیا ہے اور ہماری ہر مشکل کا حل نکالا ہے۔ احمدیوں کے اس علاقہ میں ہمسایوں سے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ جماعت کے افراد یہاں لوکل کمیونٹی کے مختلف پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں اور یہاں کی حکومتی انتظامیہ کے ساتھ بھی جماعت کے بہت اچھے تعلقات ہیں۔

امیر صاحب جرمنی کے اس تعارفی ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا متن درج ذیل ہے:

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ برموقع افتتاح مسجد بیت الغفور Ginsheim

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"الحمدللہ کہ آپ کو اس علاقہ میں آج یہ مسجد بنانے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ مَیں ہمیشہ جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ مساجد تو ہم بنا لیتے ہیں لیکن مسجد بنانے کے بعد پھر ہر احمدی اور اِس علاقہ میں رہنے والے ہر احمدی کا کام ایک نئی طرز پہ شروع ہوتا ہے۔ ایک مزید بوجھ اس پر پڑتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس مسجد کے تقدّس کا خیال رکھنا۔ مساجد کا تقدّس مساجد کے اندر بھی ہے جو ان لوگوں نے قائم رکھنا ہے جو اس مسجد میں نمازیں پڑھنے آتے ہیں اور جماعت کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔

ہر وہ شخص جو اس مسجد کو دیکھے گا اس علاقہ میں، اس ماحول میں، جیسا کہ امیر صاحب نے کہا کہ مذہب کے لئے بڑی برداشت اور وسعت حوصلہ پایا جاتا ہے۔ تو اس وسعت حوصلہ کو مزید بڑھانے میں یا اس وسعت حوصلہ کا مزید معیار پیدا کرنے میں ہر احمدی کو کردار ادا کرنا چاہئے۔ بتانا چاہئے کہ کس طرح ہر معاملہ میں ایک احمدی مسلمان اپنی وسیع حوصلگی کا اظہار کرتا ہے۔ کس طرح ہم ہر قسم کے ظلموں کو سہہ کر پھر بھی برداشت کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں اپنے ملک کو چھوڑ کر یہاں آنا پڑا؟ اس لئے کہ ہم نے ظلموں کے مقابلہ میں ظلم کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ ظلم کو برداشت کیا جب تک برداشت ہوتا رہا اور اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا تو ہم ان ملکوں میں آئے اور یہ ان لوگوں کی وسعت قلبی ہے کہ انہوں نے ہمیں اس ملک میں رہنے کا موقع دیا۔ اور اس وسعت قلبی کے اظہار کے طور پر ہم مکمل طور پر اس ملک میں امن، پیار اور محبت سے رہیں گے اور امن اور پیار اور محبت کے نئے معیار قائم کریں گے۔ یہ پیغام اس مسجد کے بننے کے بعد مزید وسعت سے دینا ہوگا کیونکہ لوگوں کی توجہ آپ پر ہوگی۔

پس یہ تو ماحول میں اس پیغام کو پہنچانا اور جب لوگوں کی توجہ پیدا ہوگی تو آپ کے تبلیغ کے میدان کھلیں گے۔ جب تبلیغ کے میدان کھلیں گے تو اس میں پھر لوگ یہ بھی دیکھیں گے کہ جو آپ کہہ رہے ہیں اس پر عمل بھی کر رہے ہیں کہ نہیں۔ کہیں ان لوگوں میں سے تو نہیں جو کہتے کچھ ہیں اور عمل کچھ کرتے ہیں؟ پس ہر لحاظ سے اس ماحول میں رہتے ہوئے، اس مسجد کی طرف منسوب ہوتے ہوئے ہر احمدی، بچے، بڑے، بوڑھے، عورت، مرد کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا تا کہ احمدیت کا حقیقی پیغام، اسلام کا حقیقی پیغام اس علاقہ میں پہنچا سکیں۔ اور جب تک آپ لوگوں کے آپس میں دل ایک نہیں ہوں گے، جب تک آپ لوگ اس مسجد کے اندر تقدس قائم نہیں رکھیں گے، باہر کا تقدّس قائم نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے اس مسجد کے تقدّس کو قائم رکھنے کے لئے جب یہاں آئیں تو اس سوچ کے ساتھ آئیں کہ ایک خدا کی ہم نے عبادت کرنی ہے۔ اپنی تمام رنجشیں، اپنے دلوں کی کدورتیں دُور کرنی ہیں اور کم از کم وہ لوگ جن کے دلوں میں رنجشیں ہیں ان کو اپنے ماحول سے ہی سبق سیکھنا چاہئے کہ اس علاقہ میں لوگوں کا وسعت حوصلگی کا جو اظہار ہے اس کو ہم نے اپنے اوپر سب سے پہلے لاگو کرنا ہے۔ آپس میں بھی رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کی مثال بننا ہے۔ تب ہی ہم خدا تعالیٰ کا حق بھی ادا کر سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بعض اوقات حقوق العباد جو ہیں وہ حقوق اللہ سے بڑھ جاتے ہیں۔ پس حقوق العباد جو ہیں ان کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ اس کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ جب اس سوچ کے ساتھ مسجد میں آئیں گے، نمازیں پڑھیں گے تو وہ خدا جو غفور و رحیم خدا ہے، جس کے نام پر آپ نے یہ مسجد بنائی ہے، وہ ہماری غلطیوں کو، ہماری کوتاہیوں کو، ہماری سستیوں کو بھی بخشے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سوائے شرک کے باقی تمام گناہ بخش دیتا ہوں۔ تو اس سوچ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں گے کہ اس کے نام کی عزت کے لئے، اس کے دین کی اشاعت کے لئے، ہم آپس میں بھی محبت اور پیار سے رہنے کا عہد کرتے ہیں۔ ہماری غلطیوں، ہماری کوتاہیوں اور ہماری سستیوں کو معاف فرما اور باہر اس پیغام کو پہنچانے کے لئے بھی ہم اس محبت کے پیغام کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے دنیا کے لئے بھی نمونہ بنتے ہیں۔ پس یہ سوچ ہر احمدی کی ہونی چاہئے۔

اللہ کرے کہ اس سوچ کے ساتھ ہماری مسجدیں آباد ہوں۔ اللہ کرے کہ اس سوچ کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے ہم بھی ایک دوسرے کی غلطیوں اور کوتاہیوں اور سستیوں کو معاف کرتے ہوئے محبت اور پیار سے رہنے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ یہاں رہنے والے احمدیوں کے علم و عرفان میں بھی ترقی ہو اور وہ احمدیت کا پیغام علاقہ میں پہنچا کر اس علاقہ کو اسلام کے نُور سے منور کرنے والے ہوں۔ ان چند باتوں کے ساتھ اب میں دعا کروں گا۔ دعا میں شامل ہو جائیں۔"

دعا کے بعد یہ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں پودا لگایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کی عمارت کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔ مسجد کے ساتھ دفاتر، جماعتی کچن، رہائشی حصہ اور دوسری منزل پر مختلف جماعتی پروگراموں کے لئے ایک ہال بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ ان تمام جگہوں کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

جماعت Ginsheim جہاں یہ مسجد تعمیر ہوئی ہے، اس جماعت سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر بعض دوسری جماعتیں ہیں۔ وہ بھی اس مسجد سے استفادہ کریں گی۔ یہ تیسری مسجد ہے جس کا اس دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاح فرمایا ہے۔

مسجد بیت الغفور کے افتتاح کے موقع پر مقامی جرمن مہمانوں کے ساتھ خصوصی تقریب

مسجد بیت الغفور کے افتتاح کی مناسبت سے مقامی جرمن احباب کے ساتھ ایک علیحدہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ تقریب مسجد کے مردانہ ہال میں منعقد ہوئی۔

تقریب کا آغاز پانچ بج کر 35 منٹ پر تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ کے ساتھ ہوا جس کے بعد ناصرات الاحمدیہ کے ایک گروپ نے مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب مرحوم کی جرمن زبان میں مسجد کے حوالہ سے ایک نظم ترنّم کے ساتھ پیش کی۔

بعد ازاں امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کے نتیجہ میں جو احمدی احباب جرمنی پہنچے ہیں، اب یہ جرمنی اُن کا دوسرا وطن بن گیا ہے۔ مسجد فضل عمر ہمبرگ اور مسجد نور فرینکفرٹ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ دونوں مساجد دوسری عالمی جنگ کے بعد تعمیر ہونے والی جرمنی میں پہلی دو مساجد ہیں۔

جرمنی میں جماعت احمدیہ کے ممبران کی تعداد تیس ہزار ہے جو 220 شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جماعت کا تمام نظام ممبران جماعت کے چندہ جات سے چلتا ہے۔

امیر صاحب نے بتایا کہ مسجد کی تعمیر کے دوران ہمیں کوئی مشکل ہمسایوں اور حکومت کی طرف سے پیش نہیں آئی بلکہ سب نے ہماری مدد کی اور ہمارے ساتھ تعاون کیا۔

Ginsheim شہر کے میئر کا ایڈریس

امیر صاحب کے تعارفی ایڈریس کے بعد Ginsheim کے میئر Richard Von Neumamn نے اپنا ایڈریس پیش کیا اور کہا: میں اپنے علاقہ کی انتظامیہ کی طرف سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ آج اس مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ یہ خدا کا گھر ہے جو آپ نے بنایا ہے۔ یہ مسجد ہمارے شہر کی خوبصورتی کو بڑھا رہی ہے۔ اب آپ نے یہ مسجد بنائی ہے تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ احمدی ادھر ہمارے علاقہ میں رہنا چاہتے ہیں۔ اب ہمارا یہ شہر آپ کا گھر ہے۔ اب آپ کا یہ دوسرا وطن ہے۔ آپ یہاں رہ رہے ہیں اور آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کر رہے ہیں۔ آپ کو ایک ایسی جگہ کی ضرورت تھی جہاں آپ اپنی عبادت کر سکیں اور اپنے مذہب پر عمل کر سکیں۔ آج آپ کو یہ جگہ مل گئی ہے اور آپ نے مسجد بنالی ہے۔

میئر نے مزید کہا کہ آپ کی اس مسجد کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں خواہ کوئی یہودی ہو یا عیسائی ہو یا کسی اَور مذہب سے تعلق رکھنے والا ہو۔

مسجد کی تعمیر کے دوران کوئی فساد پیدا نہیں ہوا۔ کوئی رکاوٹ نہیں ہوئی بلکہ سارا کام اتفاق اور پیار سے ہوا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ احمدیوں نے ہمارے آگے کچھ چھپایا نہیں بلکہ ہر بات کھول کر بتائی کہ کیا پروگرام ہے اور کیا بنایا جا رہا ہے اور ہماری خواہشات کا بھی لحاظ کیا گیا۔ سنگ بنیاد سے لے کر آج تک بہت لمبا عرصہ گزرا ہے لیکن آج یہ مسجد بن گئی ہے اور ہمارے علاقہ کو پُر رونق کر رہی ہے۔ مسجد میں داخل ہونے سے قبل ایک بورڈ پر مَیں نے پڑھا کہ "جو اِس میں داخل ہوا اُس نے امن پایا"۔ میری خواہش ہے کہ یہ بات حقیقت میں بھی ایسی ہو اور مجھے یقین ہے کہ یہاں سے امن ہی ملے گا اور یہ مسجد امن و سلامتی کا گہوارہ ہوگی۔

مَیں پھر کہتا ہوں کہ یہ مسجد بہت دیدہ زیب ہے۔ ایک باوقار عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ فن تعمیر کے لحاظ سے ہمارے شہر کے لئے ایک علامت ہے۔ مَیں ایک بار پھر جماعت احمدیہ کے ممبران کو مبارکباد دیتا ہوں۔ یہ موجودہ میئر سوشل ڈیموکریٹک پارٹی (SPD) سے تعلق رکھتے ہیں اور سال 1992ء سے اس علاقہ کے میئر ہیں۔

گروس گراؤ کی ضلعی پارلیمنٹ کے ممبر کا ایڈریس

میئر کے ایڈریس کے بعد گروس گیراؤ (Gross Gerau) کی ضلعی پارلیمنٹ کے ممبر Mr. Walter Astheimer نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

"معزز خلیفہ، مہمان کرام! آج جماعت احمدیہ کی طرف سے اس دعوت پر مَیں شکریہ ادا کرتا ہوں اور ضلع گروس گیراؤ کی طرف سے سلام پیش کرتا ہوں اور تمام احباب و خواتین کو اس خوبصورت مسجد کی تعمیر پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

مَیں آج آپ کے اس پروگرام میں شامل ہونے

کے لئے بہت خوشی کے ساتھ آیا ہوں۔ اور ضلع کے عوام کی نیک خواہشات آپ تک پہنچا رہا ہوں۔ آج کا یہ دن اہم دن ہے، جماعت احمدیہ کے لئے اہم دن ہے، گروس گیراؤ کے لئے اہم دن ہے، صرف Ginsheim کے لئے نہیں بلکہ پورے ضلع کے لئے اہم دن ہے۔ یہ عمارت آپ کی اس علاقے سے وابستگی کا اظہار ہے کہ ہم مستقل یہاں رہنا چاہتے ہیں اور معاشرہ میں اپنا کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔ اس شہر میں سومختلف اقوام کے، مذاہب کے لوگ بڑے پُرامن طریق سے رہتے ہیں۔ ہمارا علاقہ ہمیشہ لوگوں کے لئے دوسرا وطن بنا ہے۔ آپ لوگ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت اور ظلم کی وجہ سے یہاں پہنچے ہیں اور یہاں پناہ لی ہے اور اب یہاں کے ہوگئے ہیں۔

اس مسجد کی تعمیر کے دوران یہاں کوئی مسائل پیدا نہیں ہوئے۔ جماعت ہمیشہ تعاون کے لئے تیار رہی اور اب بہت خوبصورت عمارت تعمیر ہوئی ہے اور بہت خوشگوار ماحول پیدا ہوا ہے۔ اور ہمسایوں کے لئے اس علاقہ کی قدر و قیمت میں اضافہ ہوا ہے۔ سیاسی اور مذہبی لحاظ سے یہاں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ہمارے ضلع گروس گیراؤ میں رواداری پر مشتمل معاشرہ ہے۔ اس پر مجھے فخر ہے۔ جماعت احمدیہ کی تعلیم بھی امن، سلامتی، محبت اور رواداری کی ہے اور یہ آپ کے اہم اصول ہیں۔ اپنے ایڈریس کے آخر پر ممبر پارلیمنٹ موصوف نے کہا کہ ''مسجد تو ایک امن کی جگہ ہوتی ہے۔ میری خواہش ہے کہ یہ مسجد ایسی ہی ہو۔ ایک دفعہ مَیں پھر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں''۔

صوبہ Hessen کے نائب وزیراعلیٰ کا ایڈریس

اس کے بعد صوبہ Hessen کے Integration کے وزیر Mr. Uwe Hahn جو صوبہ کے نائب وزیراعلیٰ بھی ہیں، نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

معزز خلیفہ، ممبران پارلیمنٹ اور مہمان اور جماعت احمدیہ کے ممبران! مَیں آپ کو حکومت کی انتظامیہ کی طرف سے سلام اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ہر عمارت اور خصوصاً مسجد کا سنگ بنیاد اور افتتاح ان لوگوں کے لئے جو اسے تعمیر کر رہے ہیں بہت اہم سنگ میل ہوتے ہیں۔ آپ نے آج یہ بہت ہی خوبصورت مسجد تعمیر کی ہے۔ آپ کی یہ مسجد ایک خاص جگہ ہے اور یہ کوئی عام بات نہیں کہ علاقہ کا میئر اور صوبہ کا نائب وزیراعلیٰ اس کے افتتاح پر چلے آئے ہیں۔ مَیں افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ جب کیتھولک چرچ کی بنیاد رکھی جارہی ہوتی ہے تو صوبائی ممبران اس طرح نہیں آتے۔ آج اسلام کی مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے تو ہم سب آئے ہیں۔ یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ آئندہ دنوں میں Selingenstadt اور Nidda میں بھی آپ کی دو مزید مساجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔

موصوف نے کہا کہ آپ کا یہاں مسجد تعمیر کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ اب آپ نے مستقل یہاں رہنا ہے اور آپ نے نسل دَرنسل کے لئے یہاں رہنے کا انتظام کیا ہے۔

آپ نے خدا کا گھر عبادت کے لئے بنایا ہے۔ لوگ روحانیت کی تلاش کے لئے یہاں آئیں گے۔ عبادت کے لئے آئیں گے اور آپس میں مل بیٹھنے کے لئے آئیں گے اور اپنے آئندہ کے پروگراموں کے بارہ میں سوچیں گے کہ ہم کس طرح ان میں شامل ہوں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ اب جرمنی احمدیوں کے لئے دوسرا وطن بن گیا ہے اور ایک گھر بن گیا ہے۔

موصوف نے کہا کہ جب مَیں Anti Corruption کا وزیر تھا تو اس وقت مسجد نُور فرینکفرٹ کی تعمیر پر پچاس سال پورے ہونے پر تقریب میں شامل ہوا تھا۔ آپ کی ہمبرگ اور فرینکفرٹ کی دو مساجد ایسی ہیں جن پر پچاس سال گزر چکے ہیں۔ اب اس ضلع میں تین مساجد کا افتتاح کیا جا رہا ہے۔

وزیر موصوف نے کہا کہ جرمنی کے صدر نے جو کہا ہے کہ اسلام جرمنی کا حصہ ہے یہ بالکل درست کہا ہے۔ اگر ہم اس سے انکار کریں گے تو یہ غلط ہوگا۔ جس کے ایسے خیالات ہوں وہ کافی تنگ نظری کا مظاہرہ کرتا ہے۔ ہمیں ایسے لوگوں کے ساتھ رواداری نہیں دکھانی چاہئے جو رواداری کے مخالف ہیں اور نفرت پر مبنی تقاریر کرتے ہیں۔ مذہب کا غلط استعمال بہت غلط چیز ہے۔

مَیں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ صوبہ Hessen کے پروگراموں اور اس کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیتے ہیں۔ آج اس مسجد کا افتتاح بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام جرمنی کا حصہ ہے اور جماعت ہمارے پروگراموں میں شامل ہوتی ہے اور حصہ لیتی ہے۔

موصوف نے سکولوں میں مذہبی تدریس کا ذکر کیا اور اس بارہ میں جماعت کے تعاون کا بھی ذکر کیا۔ موصوف نے کہا کہ جو مساجد ہیں وہ مسلمانوں کو اچھے شہری بناتی ہیں اور اُن کے شہر میں رہنے اور اُن کی زندگی اور عمل کو بہتر بناتی ہیں''۔

ان مہمان حضرات کے ایڈریسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:

مسجد بیت الغفور کے افتتاح کے موقع پر جرمن مہمانوں کے ساتھ منعقدہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ کے انگریزی زبان میں خطاب کا اردو ترجمہ

تشہد و تعوّذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''معزز مہمانانِ گرامی! السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ کا رحم اور سلامتی آپ سب پر ہو۔

سب سے پہلے مَیں آپ سب معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت دیا اور اس محفل کو رونق بخشی۔ یہ بات آپ کی عظمت اور فراخدلی کو ظاہر کرتی ہے اور مجھے پتہ چلا ہے کہ اس علاقہ کے رہنے والوں کا یہی رویّہ ہے۔

مجھے امید ہے کہ یہ مسجد اس علاقہ میں، نہ صرف فن تعمیر کی صورت میں بلکہ پیار، امن، برداشت اور ہم آہنگی کی علامت کے طور پر ایک اچھا اضافہ ثابت ہوگی۔ کوئی اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ یہی وہ چیزیں ہیں جن کی ہمیں اِس دَور میں ضرورت ہے۔ مَیں آپ کو یہاں یقین دلاتا ہوں کہ ہم جو کہتے ہیں اس کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں۔ ہم احمدیہ مسلم جماعت کے ممبران اسلام کی تعلیمات کے حقیقی پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کا خیال اپنے ذہنوں میں رکھیں جو ہمارا پیدا کرنے والا ہے، اور ہمیشہ اس کی یاد اپنے دلوں میں تازہ رکھیں اور اس کی مخلوق سے پیار، محبت، ہم آہنگی اور برداشت کا سلوک کریں۔

یہ اُن تمام تعلیمات کا مجموعہ ہے جو ہمیں پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی ہیں۔ اس لئے ایک سچا مسلمان کبھی اپنے ساتھ رہنے والوں کے خلاف یا حکمرانوں کے خلاف اور حکومت وقت کے خلاف نفرت کی آواز نہیں اٹھا سکتا۔

احمدیہ مسلم جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہیں ہم مسیح موعود علیہ السلام تسلیم کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ اچھا سچا مسلمان جو اپنے مذہب کی تعلیمات سے روشناس ہے ہمیشہ اس حکومت کا خیرخواہ اور فرمانبردار رہے گا جس کے مشفقانہ سایہ تلے وہ اپنی زندگی امن کے ساتھ بسر کرتا ہے۔ مذہب کا اختلاف اسے حکومت کی فرمانبرداری سے ہرگز نہیں روکتا۔ یہ اسلام کی وہ حسین تعلیم ہے جس پر جماعت احمدیہ عمل کرتی ہے۔ یہ ساری دنیا میں ایک سچے احمدی مسلمان کا عام وصف ہے کہ وہ ہمیشہ تمام برے کاموں اور جرائم سے دُور رہتے ہیں، ہر غیر قانونی عمل سے بچتے ہیں یا ایسے اعمال سے بچتے ہیں جس سے خدا تعالیٰ کی مخلوق کو نقصان پہنچے۔

احمدیہ مسلم جماعت ہر وقت انسانیت کی خدمت کے لئے تیار رہتی ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم بلاامتیاز مذہب افریقہ اور دوسرے غریب ممالک میں انسانیت کی خدمت ہسپتال اور سکول بنا کر کر رہے ہیں۔ بانی احمدیہ مسلم جماعت نے اپنے ماننے والوں سے یہ عہد بیعت لیا ہے کہ اگر وہ تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کا اصلی چہرہ اور حسین تعلیمات دکھانے کے لئے بھیجا ہے تو پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ اس کی مخلوق سے رحم اور مہربانی سے پیش آنا ہوگا۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنی ہوگی۔ جب ایک انسان دوسرے کے ساتھ اس روح کے ساتھ ملے گا تو اس کا نتیجہ پیار، محبت اور امن ہوگا اور نفرت کا کوئی نام و نشان نہ رہے گا۔

جیسے مَیں پہلے بیان کرچکا ہوں کہ انسان صرف دو مقاصد کے لئے پیدا ہوا ہے۔ وہ یہ ہیں کہ انسان ایک واحد و یگانہ خدا کی عبادت کرے اور خدا کی مخلوق کے ساتھ مہربانی سے پیش آئے۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے مساجد تعمیر کی جاتی ہیں۔

ان مقاصد کے پیش نظر احمدیہ مسلم جماعت دنیا کے ہر کونے میں مساجد بنا رہی ہے۔ دوسری تمام مساجد کی طرح احمدیہ مسلم جماعت کی یہ مسجد بھی امن کی علامت ہے۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ اس مسجد کی تعمیر اپنے ہمسایوں اور قصبہ کے رہنے والوں کے ذہنوں سے تمام شکوک، اگر کوئی ہوں، تو دُور کرے۔

اب مَیں بانی جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اقتباس پر یہ تقریر ختم کرتا ہوں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اُس کو دُور کرکے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرکے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں اُن کو ظاہر کردوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہوکر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے اُن کی کیفیت بیان کروں''۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 180)

یہ وہ سنہری الفاظ ہیں جو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں سکھائے ہیں۔

اب آخر میں دوبارہ تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو یہاں تشریف لائے اور اس افتتاح میں شامل ہوئے ہیں اور جنہوں نے ہمارے پیار کا جواب اپنے پیار سے دیا۔ ہمارا شکریہ صرف رسم نہیں ہے بلکہ ہمارے دل کی گہرائیوں سے ہے۔ یہ نبی اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین تعلیمات کے مطابق ہے کہ وہ جو انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا، وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گذار نہیں بن سکتا۔ ایک بار پھر آپ کا شکریہ۔ آپ کا بہت شکریہ۔''

چھ بج کر 35 منٹ پر یہ تقریب ختم ہوئی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مہمان حضرات کو تحائف عطا فرمائے۔

۞۞۞۞۞۞۞

اس تقریب کے بعد ان مہمانوں کے لئے ایک علیحدہ جگہ پر ریفریشمنٹ کا پروگرام تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پروگرام میں شرکت فرمائی۔

امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ جو مہمان یہاں موجود ہیں ان کا تعلق مختلف سیاسی پارٹیوں سے ہے۔ یہاں پارٹی کے درمیان ماحول بڑا پُرامن ہوتا ہے خواہ الیکشن کے دن ہی کیوں نہ ہوں۔

گرین پارٹی سے تعلق رکھنے والے نمائندہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس علاقہ میں، ریجن میں آپ کی کتنی سیٹیں ہیں؟ جس پر موصوف نے جواب دیا کہ 22 ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر جمعہ کے دن خطبہ جمعہ ہوتا ہے اور ساری جماعت سے مخاطب ہوتا ہوں جو MTA پر Live نشر ہوتا ہے۔ یہاں جرمنی میں خطبہ جمعہ دیا ہے جو یہاں سے ساری دنیا میں نشر ہوا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مَیں جرمنی میں ہر سال آتا ہوں۔ اگر دو دفعہ نہیں تو ایک دفعہ ضرور آتا ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں کہ حضور انور دوسرے مختلف ممالک کے سفر کرتے ہیں اور سال کا ایک حصہ باہر گزارتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ سالوں میں مختلف ممالک کے دورے کئے ہیں، آٹھ دس ممالک میں جاتا رہا ہوں اور سال میں تین چار ماہ باہر قیام رہا ہے لیکن اس سال زیادہ سفر نہیں کیا صرف جرمنی ہی آیا ہوں۔

ویزبادن شہر سے تعلق رکھنے والے انتظامیہ کے ایک عہدیدار بھی اس موقع پر موجود تھے۔ امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ ویزبادن میں مسجد کے لئے مشکلات ہیں اور ابھی تک مناسب جگہ نہیں ملی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انہوں نے آج کا پروگرام دیکھ لیا ہے، اب یہ زیادہ توجہ دیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ان مہمان حضرات نے بتایا کہ یہاں اس علاقہ میں ترکی اور مراکش کے لوگ بھی آباد ہیں۔ ان کی مساجد بھی ہیں لیکن وہ باقاعدہ مساجد نہیں ہیں بلکہ مکانات وغیرہ لے کر اپنے سینٹر بنائے ہیں۔ باقاعدہ مسجد اِس سارے علاقہ میں یہ پہلی مسجد ہے جو مینار اور گنبد کے ساتھ تعمیر ہوئی ہے اور یہ جماعت احمدیہ کی مسجد ہے۔

یہ پروگرام سات بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوبارہ مسجد میں تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت کی مجلس عاملہ کے ممبران اور اُن احباب نے جنہوں نے وقارِ عمل کے ذریعہ مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا، حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بیت السبوح واپسی اور فیملی ملاقاتیں

سات بج کر پانچ منٹ پر یہاں سے واپس بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ نصف گھنٹہ کے

سفر کے بعد سات بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 39 فیملیز کے 169 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں میں فرینکفرٹ کی قریبی جماعتوں کے علاوہ Munich, Waiblengen, Kassel, Weildhof, Augesburg کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔ اس کے علاوہ پاکستان اور کینیڈا سے آئی ہوئی بعض فیملیوں نے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

نو بج کر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

اعلانات نکاح۔ خطبۂ نکاح میں اہم نصائح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چھ نکاحوں کا اعلان فرمایا:

تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسنون خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی ایک ایسا فریضہ ہے جو ہر مسلمان پر فرض کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری سنت پر عمل نہیں کرتا وہ مجھ سے کٹ جاتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں نے شادیاں بھی کیں، میری عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار ہیں، مَیں گھر کا بھی خیال رکھتا ہوں، گھریلو کام کاج بھی کرتا ہوں، باہر کے کام بھی کرتا ہوں اور سب سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو عظیم بوجھ تھا صحابہ کی تربیت کا اور دنیا کی تربیت کا، اس کو ادا کرتے تھے۔ اس سب کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادیاں بھی کیں، اولاد بھی ہوئی، اس کے فرائض بھی ادا کئے، بیویوں کے حقوق وفرائض بھی ادا کئے۔ تو یہ ایک ایسی چیز ہے جسے ہر احمدی کو جو حقیقی مسلمان ہے ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ شادی بیاہ ایک ایسا bond (معاہدہ) ہے، ایک ایسا کام ہے جو ایک لحاظ سے دینی فریضہ بن جاتا ہے اور بیویوں اور اس کے رحمی رشتوں کے حقوق ادا کرنے بہت ضروری ہیں۔ مردوں کی طرف سے بھی اور لڑکی والوں اور لڑکی کی طرف سے بھی۔ پس اگر یہ چیز یہ احساس شادی کرنے والے جوڑوں میں پیدا ہو جائے بلکہ ہر شخص میں، دونوں طرف کے سسرالیوں میں بھی تو گھریلو زندگیاں محبت اور پیار اور امن کے گہوارے بن جاتی ہیں۔ لیکن آج کل مادیت کا زیادہ زور ہے یا کیا وجہ ہے (کہ) بے صبری کا اظہار زیادہ ہے۔ صبر کم ہو چکا ہے لوگوں میں، برداشت کم

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ
6214750
6214760
اقصیٰ روڈ
6212515
6215455
پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

ہو چکی ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر لڑائیاں بھی ہوتی ہیں، رنجشیں بھی پیدا ہوتی ہیں اور پھر ان کی نوبت یہاں تک آتی ہے کہ رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔

مَیں نے جائزہ لیا ہے جرمنی میں بھی، ان کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے جو قابل فکر ہے۔ اس طرف ہر شادی شدہ جوڑے کو بھی توجہ دینی چاہئے، والدین کو بھی توجہ دینی چاہئے، نئے شادی ہونے والے جوڑوں کو بھی توجہ دینی چاہئے۔ ہر ایک لڑکی بھی اپنے فرائض ادا کرے، حقوق ادا کرے۔ لڑکا بھی اپنے فرائض ادا کرے، حقوق ادا کرے اور جب یہ حقوق وفرائض ادا ہونے شروع ہو جائیں گے تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ جھگڑے پیدا ہوں۔

بعض جھگڑے والے میرے پاس آتے ہیں، ساسیں بھی، بہوئیں بھی، بیویاں بھی، خاوند بھی کہ کیا کریں؟ کس طرح ہم اپنے رشتوں کو بہترین زندگیوں میں گزار سکتے ہیں۔ تو مَیں اُن کو یہی کرتا ہوں کہ'' کان، آنکھ اور زبان ایک دوسرے کے لئے اور ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کے لئے بند کر لو'۔ تمہاری زندگیاں امن سے گزرنے لگ جائیں گی۔ یہ مشکل کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہوئے یہ اگر آپ کریں اور یہ کرنے کی ضرورت ہے۔ نہیں تو مغرب کا اثر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جس تیزی سے یہ تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔ مَیں نے جائزہ لیا ہے تین سال کا، ہر سال طلاقوں اور خلع میں دو تین فیصد کا اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے جو قابل فکر ہے اور جرمنی میں بھی اس طرف بہت زیادہ رجحان پیدا ہو رہا ہے۔

اس لئے ان نئے جڑنے والے رشتوں کو بھی مَیں کہوں گا، لڑکی والوں کو بھی، لڑکے والوں کو بھی، لڑکے کو بھی، لڑکی کو بھی کہ اس رشتہ کو ایک ایسا bond (معاہدہ) سمجھ کر قبول کریں جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف حکم دیا ہوا ہے کہ بلکہ علیحدگی کے بارہ میں باوجود اس کے کہ طلاق اور خلع کی اجازت تو دے دی لیکن انتہائی مکروہ فعل قرار دیا ہے۔ تو اس مکروہ فعل سے بچیں اور ایک دوسرے کی اچھی باتوں کی طرف نظر رکھیں۔ خوبیوں پر نظر رکھیں اور برائیوں کو نظر انداز کریں۔

اللہ کرے کہ آج یہ قائم ہونے والے رشتے ہمیشہ اپنے رشتے نبھانے والے ہوں، ایک دوسرے کے حقوق و فرائض ادا کرنے والے ہوں اور آئندہ آنے والی نسلوں کی بھی بہترین تربیت کرنے والے ہوں اور اس وقت یہاں جو لوگ بیٹھے ہیں جن کے گھروں میں رنجشیں ہیں، وہ بھی اپنی رنجشوں کو اور گھروں میں جو ناچاقیاں ہیں انہیں دُور کرنے والے ہوں۔

اس کے ساتھ میں اب چند نکاحوں کا اعلان کر رہا ہوں''۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔ عزیزہ شازیہ مبشر طاہر بنت مکرم مبشر احمد صاحب کا نکاح عزیزم عطاء المنیب احمد ابن مکرم بشارت احمد صاحب کے ساتھ۔ 2۔ عزیزہ عدیلہ طور بنت مکرم بشارت احمد طور صاحب کا نکاح عزیزم ندیم احمد صاحب ابن مکرم سعید احمد صاحب کے ساتھ۔ 3۔ عزیزہ ندرت بشریٰ نجم بنت مکرم نصیر احمد نجم کا نکاح عزیزم صباح الدین احمد صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب کے ساتھ۔ 4۔ عزیزہ ماہرہ خان بنت مکرم چودھری کولمبس خان صاحب کا نکاح عزیزم ظافر احمد صاحب ابن مکرم آصف محمود اسماعیل صاحب کے ساتھ۔ 5۔ عزیزہ مدیحہ دین بنت مکرم رحمت اللہ شمس صاحب کا نکاح عزیزم شہاب الدین صاحب ابن مکرم رشید الدین صاحب کے ساتھ۔ 6۔ عزیزہ سندس سید بنت مکرم سید زاہد منیر صاحب کا نکاح عزیزم محمد مظہر الاسلام صاحب ابن مکرم محمد افضل چٹھہ صاحب کے ساتھ۔

ان نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے فرمایا:

''ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کر لیں''۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعد ازاں ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تأثرات

مسجد بیت الغفور کے افتتاح کے موقع پر جرمن مہمانوں کے ساتھ جو تقریب ہوئی اس میں 195 مہمانوں نے شرکت کی۔ زیادہ تر مہمان جرمن تھے۔ ان کے علاوہ ترک، عرب، افریقی اور بعض دیگر یورپین ملکوں کے افراد بھی شامل تھے۔

✿......اس تقریب میں ڈپٹی وزیر اعلیٰ صوبہ Hessen کے علاوہ ڈپٹی چیئرمین گروس گیراؤ، میئر Ginsheim، تین ممبر پارلیمنٹ، متعدد ڈاکٹرز، پروفیسر، سکول پرنسپلز، اساتذہ اور دیگر شعبہ ہائے زندگی کے کئی افراد نے شرکت کی۔

✿......میئر صاحب نے کہا کہ میرے لئے یہ تقریب ایک بے حد یادگار تقریب تھی۔ مَیں حضور انور کی شخصیت سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ خلیفۃ المسیح کی آمد سے Ginsheim کا شہر کچھ دیر کے لئے ایک لحاظ سے دنیا کا مرکزی نقطہ بن گیا ہے اور MTA کی وجہ سے ساری دنیا میں ہمارے شہر کی شہرت ہو گئی ہے۔

✿......ایک مہمان نے کہا کہ آپ کے امام آرام سے بول رہے تھے لیکن ان کی باتوں میں بہت وزن تھا۔ دوسرے مقررین زور سے بول رہے تھے۔ آپ کے لیڈر کی آواز آہستہ تھی لیکن ایسا لگتا تھا کہ وہ دل سے بات کر رہے ہیں۔ جو کچھ انہوں نے کہا ہے اگر سب ان باتوں پر عمل کرنے لگ جائیں تو دنیا کی حالت ٹھیک ہو جائے، بدامنی نہ رہے۔

✿......ایک مہمان خاتون نے کہا: آپ کے لیڈر عام آدمی نہیں ہیں۔ وہ جب بول رہے تھے تو ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی خدا کی طرف سے بول رہا ہے۔

✿......مقامی کونسل کے صدر Jochen Krausgrill جن کا تعلق سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے ہے، نے اس تقریب میں شمولیت کو اپنی خوش قسمتی قرار دیا۔ موصوف نے شہر میں حضور انور کی آمد پر بہت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور کے آنے سے ہمارا چھوٹا سا شہر دنیا کا مرکزی نقطہ بن گیا ہے۔

✿......Mainz شہر کی یونیورسٹی کے شعبہ سوشیالوجی کے پروفیسر Hradil تقریب میں شامل ہونے پر بہت خوش تھے۔ انہوں نے کہا: مجھے آپ کی جماعت کی یہ بات بہت اچھی لگی ہے کہ یہ مسجد ایک خدا کی عبادت کے لئے سب کے لئے کھلی ہے۔

✿......بعض سکول ٹیچرز اور دیگر مہمانوں نے کہا کہ اگر دنیا میں امن ہو سکتا ہے تو آپ کے امام کی کہی باتوں سے ہی ہو سکتا ہے۔

✿......بعض مہمانوں نے یہ بھی کہا کہ پہلے وہ اسلام سے ڈرتے تھے اب آپ کو دیکھ کر یہ پتہ چلا ہے کہ اسلام کی تصویر اس کے برعکس ہے جو ہم سنتے تھے۔

✿......ایک مہمان نے کہا کہ آپ کے لیڈر کا امن کا پیغام بہت اچھا لگا۔ اسلام کے متعلق میرا تأثر اچھا نہیں تھا۔ لیکن آپ کے لیڈر کے پیغام اور آج کی تقریب نے میرا تأثر بدل دیا ہے۔ مجھے یہاں آ کر بہت خوشی ہوئی۔ مسکراتے چہرے، دوستانہ ماحول میں استقبال، ایک منظّم تقریب غرضیکہ ہر لحاظ سے آپ کی تقریب بہت اچھی تھی۔

✿......مقامی کیتھولک چرچ کے پادری Mr. Zirmer نے مسجد کے افتتاح کی تمام تقریب کی بے حد تعریف کی۔ انہوں نے جماعت کے نام مبارکباد کا ایک کارڈ بھی لکھا کہ ''جماعت احمدیہ کے پیارے ممبران! Ginsheim میں مسجد بیت الغفور کے افتتاح کے موقع پر ہم آپ کو دلی مبارکباد دیتے ہیں۔ ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ آپ کو عبادت کے لئے ایک قابل قدر جگہ حاصل ہوئی ہے''۔ انہوں نے مسجد کے لئے پچاس یورو چندہ بھی دیا۔

✿......مقامی پروٹسٹنٹ چرچ کی پادری صاحبہ نے اپنے مبارکباد کے پیغام میں لکھا کہ مسجد بیت الغفور کے افتتاح پر مَیں آپ کو بہت دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ ہماری تمنا ہے کہ یہ گھر خدا کا گھر ہو اور اس کی عبادت کا گھر ہو۔ آج کا یہ دن آپ سب کے لئے ناقابل فراموش دن ہو کیونکہ آپ سب نے اس میں اپنا وقت، کام اور پیسہ صرف کیا ہے۔

✿......علاقے کے بینک مینیجر صاحب نے مسجد کی تعمیر اور افتتاح کی کامیاب تقریب کے انعقاد پر جماعت کو مبارکباد دی اور یکصد یورو چندہ بھی پیش کیا۔

✿......سب مہمانوں نے مسجد کی خوبصورتی کی بہت تعریف کی اور اسے علاقہ کی خوبصورتی میں اضافہ قرار دیا۔ ایک مہمان نے دعوت کا بہت شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اگر وہ آج کی تقریب میں نہ آتے تو وہ ایک اہم موقع گنوا دیتے۔ مسجد کی سجاوٹ بہت اچھی ہے اور آپ کی محنت قابل ستائش ہے۔

(باقی آئندہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

ایک تاکیدی ارشاد

''نمازوں کے اوقات میں جیسا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے پوری توجہ نمازوں کی طرف رکھو۔ تمہارے کام یا تمہارے دوسرے عذر تمہیں نمازیں پڑھنے سے نہ روکیں۔ کام کی خاطر نماز کو نہ چھوڑو بلکہ نماز کی خاطر کام کو چھوڑو۔ ورنہ یہ بھی ایک مخفی شرک ہے''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/اپریل 2005ء)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ یہ ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا ایڈریس یہ ہے:
http://www.alislam.org/alfazal/d/

انٹرویو: امّ مسرور حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ مدظلھا العالی

سہ ماہی ''النساء'' کینیڈا اپریل تا جون 2008ء میں حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ مدظلھا العالی بنت حضرت مصلح موعودؓ کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے جو آپ نے چندسال قبل MTA کیلئے ریکارڈ کروایا تھا۔ اس انٹرویو سے بعض دلچسپ تاریخی وتربیتی امور اختصار سے ہدیۂ قارئین کئے جارہے ہیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے انداز تربیت کے حوالہ سے حضرت سیدہ موصوفہ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ کا بچوں کی تربیت کا انداز ناصحانہ تھا۔ نصیحت کرتے ہوئے کبھی چہرے پر مسکراہٹ بھی آجاتی مگر نظروں سے نصیحت زبان کی نسبت زیادہ ہوتی۔ نظر اٹھا کر دیکھنا ہمیں اپنی غلطی سے آگاہ کر دیتا تھا۔ بچوں کو اسلامی آداب سکھاتے۔ ایک ہی دسترخوان پر بچے آپؓ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے۔ اس لئے آہستہ سے کھانا شروع کرتے ہوئے بسم اللہ اور بعد میں الحمدللہ پڑھتے تاکہ بچے بھی سن لیں اور اس پر عمل کریں۔ کھانے پر تاکید ہوتی کہ ہاتھ دھوکر، دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ دوسروں کی پلیٹوں سے ہاتھ گزار کر کھانا نہ ڈالو۔ زیادہ کھانا پلیٹ میں ڈالنے سے روکتے۔ فرماتے اتنا ہی ڈالو جتنا کھا سکو اس طرح کھانا ضائع ہوجاتا ہے۔ اس تربیت کا یہ گہرا اثر ہے کہ ہم لوگ اپنی پلیٹوں میں کھانا نہیں چھوڑتے۔

بڑوں کے احترام کی طرف خاص توجہ دلواتے۔ کبھی بڑوں کے سامنے ننگے سر یا آستین چڑھوا کر جانا پسند نہیں کرتے تھے۔ بڑوں کی مجلس میں بیٹھ کر اور پھر اٹھ کر جانے سے منع فرماتے کہ یہ تعظیم کے خلاف ہے۔ لڑکیوں کو مغرب کے بعد گھر سے نکلنے کی اجازت نہ تھی۔ حضرت امّاں جانؓ کے گھر جانے کی اِس صورت میں اجازت تھی کہ اپنی امّی کو اطلاع کرو۔ حضرت عَمّوں صاحب (حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ) کا گھر ہمارے گھروں کو سیڑھیوں سے ملواتا تھا۔ وہاں بھی دن کے وقت اگر عَمّوں صاحب سے ملنے جانا ہوتو اجازت لے کر جانے کا حکم تھا۔

حضورؓ اکثر صبح کے ناشتے یا دوپہر کے کھانے پر بچوں کے سامنے حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر کرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے واقعات سناتے اور آپؑ کے مقام کا بھی آسان الفاظ میں، جو بچوں کو سمجھ آجائے، ذکر کرتے۔ اسی طرح حضرت خلیفہ اوّلؓ کا بہت ذکر کرتے۔ استاد ہونے کے لحاظ سے بھی اور خلیفہ ہونے کے لحاظ سے بھی بہت احترام اور محبت سے یاد کرتے۔ اس سے یہ مطلوب تھا کہ بچوں کے دل میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی محبت اور احترام اُن کے مقام کی وجہ سے پیدا ہو۔

لڑکوں کی نگرانی رکھتے کہ وہ نماز باجماعت کے لئے گئے ہیں یا نہیں۔ اگر کسی سے غفلت ہوجاتی تو اُس کی سرزنش ہوتی۔ لڑکیوں کی بروقت نماز پڑھنے کی نگرانی کرتے۔ آپؓ کا یہ معمول تھا کہ نماز مغرب کے بعد سارے گھروں کا چکر لگاتے۔ اِس کا یہ مقصد تھا کہ دیکھیں کہ لڑکوں نے نماز پڑھی ہے یا نہیں، بچے گھر پر ہیں یا باہر ہیں۔ لڑکوں کو بھی بعد نماز مغرب سوائے عشاء کی نماز اور مجلس عرفان کے باہر جانے کی اجازت نہ تھی۔ لڑکیوں کو بہت اکرام سے باتوں باتوں میں اُن کی غلطیوں پر سمجھاتے۔ لڑکے اگر بڑے ہوجاتے تو اُن کو لکھ کر یا ماؤں کے ذریعے سے غلطیوں سے آگاہ کرتے اور آئندہ محتاط رہنے کی تلقین کرتے۔

پردہ کی بہت نگرانی کرتے تھے۔ میری ایک بہن برقعہ اوپر کرکے سڑک پار کررہی تھی کہ اباجان نے دیکھ لیا اور دوسرے دن کہنے لگے کہ تم اگر ایک قدم اٹھاؤ گی تو دوسرے دس قدم اٹھائیں گے، تمہیں اس طرح نہیں جانا چاہئے تھا۔ حالانکہ اُس زمانہ میں وہ سڑک بالکل سنسان ہوتی تھی۔ نمازوں کے وقت کوئی اکا دکا نمازی اُدھر سے گزر جاتا۔

مجھے اباجان نے تیراکی، گھوڑے کی سواری اور نشانہ بازی بھی سکھائی۔ پارٹیشن کے وقت رتن باغ کی بات ہے کہ حضرت چھوٹی آپا بیمار ہوکر ہسپتال میں داخل تھیں۔ اُن دنوں حضورؓ خود بھی بیمار تھے۔ ڈاکٹر نے آپؓ کو پاؤں دھونے سے منع کیا تھا مگر آپؓ وضو میں پاؤں دھوتے رہے اور اس وجہ سے تکلیف بڑھ گئی۔ پھر بچیوں کو بتلایا کہ مجھے ڈاکٹر نے پاؤں دھونے سے منع کیا تھا مگر میں اس خیال سے دھوتا رہا کہ کہیں تم کو پاؤں دھوئے بغیر وضو کی عادت نہ پڑ جائے۔ اباجان کے سامنے اگر کوئی بچہ چھوٹی موٹی شرارت کرتا تو کن انکھیوں سے دیکھ کر مسکراتے رہتے۔ نقصان پر کبھی نہیں ڈانٹا بلکہ کہتے کہ بچہ ہے نقصان ہو بھی گیا تو کیا بات ہے۔

ایک بات کا میرے دل سے گہرا تعلق ہے۔ جب آپؓ درس دیتے وقت قرآن مجید کی تلاوت کررہے ہوتے تو میں روتی جاتی۔ یوں معلوم ہوتا کہ قرآن مجید کے الفاظ میرے دل میں دھنستے چلے جارہے ہیں۔

اپنی والدہ حضرت اُمّ ناصر صاحبہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے حضرت سیدہ موصوفہ نے بیان فرمایا کہ امی جان بچپن سے ہی صاف رہنے، سلیقہ سے کام کرنے اور جس جگہ سے چیز اٹھائی وہیں رکھنے کا کہتی رہتی تھیں۔ حضرت اباجان کی باری کے دن کھانا پکانے میں صفائی کا جو خاص اہتمام ہوتا وہ بھی ہمارے سامنے تھا۔ اس طرح یہ تربیت بھی کی کہ کپڑے دھل کر آئیں تو پہلے مرمت کرو پھر بکسوں میں رکھو۔ رفو کرنا اور پیوند لگانا بھی میں نے امی جان سے ہی سیکھا تھا۔ آپؓ بڑی صابرہ وشاکرہ تھیں۔ تہجد گزار، نمازوں کو قائم کرنے والی قرآن مجید کی تلاوت کا شغف رکھتی تھیں۔ کئی مستورات کو اُنہوں نے قرآن مجید باترجمہ ختم کروایا۔

اباجان ہر ہفتے قرآن مجید کا جو درس عورتوں میں دیتے اس میں امی جان مجھے ساتھ لے کر جاتیں کیونکہ ان کو یہ خیال تھا کہ اگر میں ساتھ لے کر نہ گئی تو یہ جو عورتوں میں جانے سے گھبراتی ہے درس نہیں سنے گی۔

ابتدائی تعلیم کے حوالہ سے حضرت سیدہ موصوفہ نے فرمایا کہ استانی زینب صاحبہ نے قرآن مجید ختم کروایا اور اردو کی ابتدائی تعلیم دی۔ اس کے بعد لڑکیوں کے اسکول میں پانچویں تک پڑھا جس کی ہیڈ مسٹریس استانی سکینۃ النساء اہلیہ قاضی اکمل صاحب تھیں۔ اُس کے بعد گھر میں پڑھائی ہوتی رہی۔

جماعتی کاموں کی ابتداء کے متعلق آپ نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر دارالمسیح میں سب سے پہلے تقریباً دس سال کی عمر میں مَیں نے اور سیّدہ نصیرہ بیگم نے ایک کمرہ کی مہمان نوازی کی ہے۔ مہمان نواز کا کام مہمان کی ہر ضرورت کا خیال رکھنا تھا۔ کھانے کا، پانی کا، روشنی کا یا اگر کوئی اور ضرورت ہوتی تو اُسے پورا کرنا۔ پھر اس کے بعد تین، چار کمروں کی مہمان نوازی سپرد کردی گئی۔ تین چار برس یہ کام کیا پھر منتظمہ روشنی، منتظمہ تقسیم کھانا، منتظمہ صفائی وغیرہ جو بھی کام سپرد کردیا جاتا خوشی سے کرنے کو تیار تھی۔

سب سے مشکل کام صفائی کا تھا یعنی گندگی کی صفائی کروانا۔ خاص طور پر میری جیسی طبیعت کے لئے کراہت والا کام تھا مگر جب کام سپرد کیا گیا تو کرنا ہی پڑا۔ میں صبح کی نماز پڑھ کر اپنے آپ کو گرم کپڑوں میں لپیٹ کر نیچے اتر جاتی مگر وہاں جا کر جو صحن کی حالت دیکھتی تو ابکائیاں آنا شروع ہوجاتیں۔ جگہ جگہ بچوں کی غلاظت اور پھر کھانس کر تھوکی ہوئی گندگی پڑی ہوتی۔ اُس وقت کراہت کی وجہ سے میری آنکھوں میں پانی آجاتا مگر، قہرِ درویش برجان درویش، ذمہ داری تو ادا کرنی تھی۔ مہمانوں کو بہت سمجھاتی کہ اِس طرح گند نہ کریں، اتنی بڑی جگہ رفع حاجت کے لئے موجود ہے بچوں کو وہاں لے جائیں مگر دیہاتی کہاں سنتے ہیں خاص طور پر ایک لڑکی کی۔ اس کے بعد شادی تک منتظمہ دارالمسیح رہی۔ شادی کے بعد پہلے سال نائبہ منتظمہ جلسہ گاہ کام کیا پھر منتظمہ نمائش، نائبہ منتظمہ اسٹیج کا بھی لمبا عرصہ کام کیا۔ معلوم نہیں منتظمہ اسٹیج کے طور پر نگران کی نظر مجھ پر ہی کیوں پڑتی تھی۔ لجنہ مرکزیہ کے بھی جلسہ ہوتے رہے کوئی نہ کوئی ڈیوٹی میرے سپرد کی جاتی رہی۔

لجنہ اماء اللہ کے کام کی ابتداء کے متعلق آپ فرماتی ہیں کہ لجنہ کے عہدیدار کی حیثیت سے کام شادی کے بعد کیا۔ شادی کے بعد مجھے دارالفضل، قادیان کا صدر منتخب کیا گیا تو اپنے علم اور استطاعت کے مطابق جتنا کام کرسکتی تھی کیا، پھر پارٹیشن ہوگئی۔ لاہور آ کر ماڈل ٹاؤن میں تین چار ماہ بطور صدر کام کیا۔ پھر میں کراچی چلی گئی وہاں تقریباً چھ ماہ رہی۔ ماہ رمضان میں 10 روز تک درس بھی دیا۔ پھر حضرت اباجان کے پاس ایک ماہ کے لئے کوئٹہ چلی گئی۔

اس وقت ہمارے خاندان والے ربوہ کی کچی بیرکوں میں رہتے تھے میں نے ابّا جان کو لکھا کہ میرا کراچی میں جی نہیں لگتا ہے بلوالیں۔ آپؓ نے بُلا لیا۔ کچی بیرکوں میں مجھے وہ سکون اور خوشی ہوئی جو کوٹھیوں میں نہیں ملتی۔ اپنے پیارے کچے کمروں میں سکون اور خوشی کی زندگی بسر کررہے تھے وہ دن اب بھی شدّت سے یاد آتے ہیں۔ کاش وہ لوٹ کر آسکیں۔ جب لجنہ مقامی لجنہ مرکزیہ سے علیحدہ نہیں ہوئی تھی اُس وقت لجنہ مرکزیہ کی طرف سے منتظمہ صفائی حلقہ دارالصدر بھی نامزد کیا۔ لوگوں کے گھروں میں جا کر صفائی کی تلقین کرتی۔ سلیقے سے چیز رکھنے کا طریقہ بتاتی۔

بحیثیت صدر لجنہ اپنے تجربہ سے متعلق آپ نے فرمایا: میں نے جتنا عرصہ لجنہ مقامی کا کام کیا ہے اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کی اُس حدیث (سَیِّدُالْقَوْمِ خَادِمُھُمْ) کے مطابق سمجھا ہے اور خدا کے فضل سے سب ممبرات نے تعاون بھی کیا۔ یہ تعاون صرف کام کا نہ تھا بلکہ اس میں وہ محبت بھی شامل تھی جو اُن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ سے تھی۔ اُصول بھی بے شک ضروری چیز ہے مگر میں اُصولوں میں لچک پیدا کرنے کی قائل ہوں۔ اپنے ساتھ کام کرنے والی اپنا کُنبہ لگتی تھیں۔ ان میں بیٹھ کر مشورے وغیرہ کرنے یا ان کو کام کی ہدایات دینے میں دُونا مسرت ہوتی تھی۔ کبھی کسی حلقہ کی صدر یا شعبہ کی سیکرٹری کام میں سست ہوتی جیسا میں چاہتی ویسا کام نہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11دسمبر 2008ء میں مکرم اعظم نوید صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

دعا ہی دعا ہے ہمارا امام
خدا کی عطا ہے ہمارا امام
اندھیروں بھرے اس عجب دہر میں
وفا کا دیا ہے ہمارا امام
جسے چُھو کے ہم کو ملے زندگی
وہ دستِ شفا ہے ہمارا امام

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 20 ستمبر 2008ء میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔

کس دکھ کے ساتھ نکلے تھے اک بوستاں سے ہم
پیارے دیارِ ارض مسیح زماں سے ہم
فضل عمر تھے درد کے ماروں کے راہبر
جن کو ہر ایک درد رسیدہ کی تھی خبر
آساں نہ تھی یہ بات کہ مہجور خستہ حال
ظلم وستم کے ماروں کا مٹ جائے گا ملال
تسکین پاسکیں گے وہ اجڑے دیار میں
راحت وہ پاسکیں گے کسی دشتِ خار میں
فضل عمر کے سایہ میں اللہ کا لے کے نام
اس کاروانِ درد نے واں کر لیا قیام
پانی نہ تھا سبزہ نہ تھا صحرا تھا ہر طرف
آدم کے دشمنوں کا بسیرا تھا ہر طرف
اب اس زمیں کو دیکھیں کہ باغ وبہار ہے
گلہائے رنگا رنگ سے وہ لالہ زار ہے
اس شہر میں خدا کے گھروں کی بہار ہے
اس سرزمیں سے قادرِ مطلق کو پیار ہے

کرتی تو میں اس کے متعلق اُن سے بھی مشورہ مانگتی کہ آپ مجھے بتائیں کہ کس طرح آپ سے کام لیا جائے کہ جس سے کام کا معیار بلند ہو جس سے اُن کو شرمندگی بھی ہوتی اور خوشی بھی کہ اُن سے مشورہ لیا جا رہا ہے اور کام بھی ٹھیک ہو جاتا۔ سب سے زیادہ ضروری ہے کہ کارکنات سے مسکراتے چہرے اور ہونٹوں سے بات کر کے اُن کے دلوں کو کام کے لئے تیار کیا جائے۔ میرے خیال میں غالباً یہی میرا طریقہ رہا ہے صدر کا لہجہ تھکا ہوا نہیں ہونا چاہیے۔

لجنہ کے کاموں میں بوقت ضرورت حضرت سیّدہ چھوٹی آپا سے رہنمائی حاصل کرتی رہی۔ اس کے علاوہ لجنہ کی ابتدائی ممبرات میں سب سے زیادہ رہنمائی سیّدہ ممانی جان (حضرت سیّدہ صالحہ بیگم صاحبہ حرم میر محمد اسحٰق صاحبؓ) سے ملی۔ اُنہوں نے مجھے اُبھارا اور کام کرنے کے لئے بُلاتی رہیں۔ سب سے زیادہ میں اُن سے متأثر رہی۔ اُن میں انانیت بالکل نہ تھی۔ دوسروں کو کام سکھانا، ہر مشکل کام میں رہنمائی کرنا، اور جب نتیجہ کا وقت آئے تو سکھلانے والے کا کوئی نام نہیں، دوسروں کے نام آگے کر دیے جاتے۔ دن رات اَن تھک محنت کرنے والی خاتون تھیں۔ باوجود دائمی مریضہ ہونے کے سلسلہ کے کاموں میں اُن کی تکلیف حائل نہ تھی۔ اپنے نام کی طرح صالحہ بزرگ تھیں۔

قادیان کے عمومی ماحول کا ذکر کرتے ہوئے حضرت سیدہ نے بیان فرمایا کہ قادیان میں عمومی ماحول بہت سادہ تھا۔ کپڑوں میں، رہن سہن میں، غریب سے غریب عورتیں گھر بہت ستھرا رکھتی تھیں، سبزیاں وغیرہ لگا لیتی تھیں۔ چونکہ اکثر آبادی واقفین کی تھی اس لئے تھوڑی تنخواہ میں بہت اچھا رکھ رکھاؤ رکھتی تھیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے قادیان میں خواتین کی دینی اور دنیوی تعلیم کا خصوصی انتظام کروایا تھا۔ مَیں اس میں شامل تھی۔ اُس میں لڑکیوں کے پڑھنے والی سکول کا نام ''مدرسۃ الخواتین'' رکھا گیا تھا۔ اساتذہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ قرآن مجید اور تاریخ پڑھاتے تھے۔ حضرت سیّد ولی اللہ شاہ صاحبؓ عربی اور حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ عربی ادب، باقی اساتذہ کے نام یاد نہیں رہے۔ مدرسۃ الخواتین کلاس بند ہو کر کچھ عرصہ بعد مولوی کلاس کھلوائی گئی جس میں صاحبزادی امۃ السلام بیگم بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بھی ہمارے ساتھ شامل تھیں اور وہ اُس امتحان میں پنجاب میں فرسٹ آئی تھیں۔

حضرت امّاں جان کی عادت تھی کہ صبح کی نماز و تلاوت اور ناشتہ کرنے کے بعد سیر کو نکل جاتیں۔ بعض واقف اور غریب خواتین کے گھروں میں جا کر دروازہ کھٹکھٹاتیں۔ جواب ملنے پر اندر تشریف لے جاتیں۔ حالات معلوم کر کے مشکلات اور پریشانیاں دُور کرنے کی کوشش کرتیں۔ گھر میں زیادہ وقت تسبیح و تحمید میں گزرتا یا نمازوں میں کبھی دن میں ایک دو بار باورچی خانے میں جا کر کھانے کی نگرانی کرتیں۔ کبھی خود بھی پکا لیتیں۔ ہم لڑکیوں سے اصلاحی ناولیں سنتیں اور ہماری اردو کی اصلاح کرتیں مثلاً ''گودڑی کے لال''۔

حضرت سیدہ موصوفہ کو سلائی و دستکاری میں خاص ملکہ حاصل ہے۔ آپ اس سلسلے میں بیان فرماتی ہیں کہ سلائی و دستکاری میں مجھے خاص ملکہ حاصل تو نہیں مگر یہ ہے کہ سلائی و دستکاری کا شوق رہا ہے۔ شادی سے پہلے کلیوں والے کپڑے اور فراک میں خود سیتی تھی۔ امی جان میرے سامنے لٹھے کے تھان رکھ دیا کرتی تھیں کہ اپنے بھائیوں کے پاجامے کاٹو اور سیو۔ اس سے ایک تو میرا ہاتھ صاف ہو گیا تھا دوسرے سلائی کرنے سے پیسوں کی بچت ہوتی تھی۔ سلیقے کی کئی قسمیں ہیں مثلاً سلائی کا سلیقہ، کھانا پکانے کا سلیقہ جس طرح کھانا پکانے کے لئے سبزی کاٹی جائے تو کدّو اور شالجم کے چھلکے بھی کھانا پکانے کے کام آتے ہیں اس طرح پیاز کو سلیقے سے کاٹا جائے۔ کس طرح سلائی کے سلیقے میں کترنوں کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ حضرت مصلح موعود نے ہمیں دو مہینوں کے اندر 8 ہزار روئی کی صدری تیار کرنے کا حکم دیا۔ اس میں سب سے پہلا مرحلہ کٹائی کا تھا کیونکہ تھانوں کے تھان کٹ رہے تھے اس لئے بچا ہوا کپڑا کٹائی سے نکلا ہوا تقریباً من ڈیڑھ من ہو گیا تھا۔ میں نے کام کرنے والیوں سے کہا کہ جو اس کترنوں سے کام لے سکتی ہیں وہ ان کو لے جاسکتی ہیں پھر مجھے بتائیں کہ انہوں نے اس سے کیا کام لیا ہے۔ انہوں نے بڑی کترنوں کو جوڑ کر بڑی چادریں بنائیں بعض نے لحاف بنوائے۔ بعض نے روئی شامل کر کے دریاں بنوائیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کا اعلان فرمایا اور مطالبات رکھے تو اُن کے نتیجے میں قادیان کے احمدی گھرانوں میں ہونے والی معاشرتی تبدیلیوں مثلاً سادہ لباس، سادہ رہن سہن وغیرہ کے متعلق فرماتی ہیں کہ: لباس فوراً سادہ کر دیا گیا۔ گوٹا کناری وغیرہ بند ہو گیا۔ پرانے گوٹا کناری والے کپڑے پہنے جاتے تھے لیکن نئے نہیں بنتے تھے۔ لیکن گھر سادہ اور صاف ہوتے تھے۔ صفائی میں کچھ خرچ نہ ہوتا تھا بلکہ صفائی گھر والے کے سلیقے کا اظہار کرتی تھی۔

میں نے اپنے گھروں میں شادیاں دیکھیں اُن میں رسم نہ دیکھی۔ سادہ ہی شادی ہوتی تھی۔ رونقیں وغیرہ نہیں ہوتی تھی جن میں خرچ ہو مثلاً کھانا یا چائے وغیرہ کا خاص اہتمام ہو۔ ہاں بچی کو تیار کر کے دلہن ضرور بنایا جاتا۔ بارات خاموشی سے دُعا پڑھتے ہوئے آتی اور دلہن کو لے کر رخصت ہو جاتی۔

اپنے بارہ میں حضرت سیدہ نے فرمایا کہ میں نے خدا کے فضل سے غالباً 12 سال کی عمر میں وصیت کی ہے حضرت ابّا جان 10 روپے جیب خرچ دیتے تھے جس میں سے ایک روپیہ نکل جاتا تھا۔ کچھ زمین دیدی تھی اُس کی بھی وصیت دیتی تھی۔ وصیت کرنے کا سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کی عادت ہو جاتی ہے اور یہ خواہش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔

بطور صدر لجنہ مرکزیہ اور گھر کی ذمہ داری ادا کرنے میں توازن قائم رکھنے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ: لجنہ کے کام میں وقت تو دیا مگر گھر کا کام بھی اُسی طرح کیا جس طرح گھر کی مالکہ کا فرض ہے۔ گھر کے کاموں میں کچھ نہ کچھ وقت تو خرچ ہوتا ہے مگر میں نے لجنہ کے کاموں کو متأثر نہ ہونے دیا۔ میری عادت ہمیشہ سے رہی کہ رات سونے سے پہلے اگلے دن کی کھانے کی پرچی لکھتی اور دن کے کاموں کے پروگرام بنا لیتی تھی۔ اس سے کام کا بوجھ ہلکا ہو جاتا اور سوچنے کے لئے وقت دینے کی ضرورت نہ پڑتی''۔

اللہ تعالیٰ اِس بابرکت وجود کو لمبی زندگی سے نوازے اور اِن کی خدمات دینیہ اور دعاؤں کو قبول فرماتا چلا جائے۔ آمین

مفتی محمد صادقؓ لائف ٹائم کمٹمنٹ ایوارڈ

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ حضرت مسیح موعودؑ کے اوّلین صحابہ میں سے تھے جنہوں نے چھوٹی عمر میں احمدیت قبول کرنے کے بعد ساری زندگی اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ 1920ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے آپؓ کو بطور مبلغ امریکہ بھیجا۔ دوران سفر اور پھر امریکہ میں داخل ہونے کے بعد آپ کو تکلیف دہ حالات سے گزرنا پڑا۔ لیکن آپ بڑی ثابت قدمی سے اپنے مشن پر قائم رہے۔ آپ کی ان تھک کوششوں کے ذریعہ قریباً سات سو امریکن اسلامی تعلیمات سے روشناس ہوئے۔ آپ نے رسالہ ''دی مسلم سن رائز'' کا اجراء کیا اور 1921ء میں امریکہ کے شہر شکاگو میں پہلی احمدیہ مسجد کی تعمیر بھی کروائی۔

مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نے ایسے ممبران کے لئے مفتی محمد صادق لائف کمٹمنٹ ایوارڈ جاری کیا ہے جو ایسے ممبران کو دیا جاتا ہے جنہوں نے قبول احمدیت کے بعد حضرت مفتی صاحبؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے غیرمعمولی صبر اور قربانیوں کے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہو۔ یہ ایوارڈ جن احمدیوں کو پیش کیا گیا ہے اُن کی تفصیل سہ ماہی رسالہ ''مجاہد'' کے شمارہ Winter 2009ء میں شائع ہوئی ہے۔

محترم رشید احمد صاحب، میلواؤکی

آپ 1923ء میں Illinous میں پیدا ہوئے اور 1945ء میں احمدیت میں شامل ہوئے۔ اُس وقت امام بنگالی صاحب شکاگو میں مشنری انچارج تھے اور یہاں دوسرے بہت سارے نو مبائعین تھے جو حضرت مفتی صاحبؓ کے ذریعہ سے احمدیت میں شامل ہوئے تھے۔ آپ کو یہ ایوارڈ 2007ء میں دیا گیا۔

محترم عابد حنیف صاحب، بوسٹن

آپ 1927ء کو نیویارک میں پیدا ہوئے۔ جب آپ کیرولینا میں ایک سکول میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اس دوران آپ کا تعارف احمدی مبلغین ڈاکٹر خالد احمد ناصر صاحب اور چوہدری غلام یٰسین صاحب سے ہوا۔ آپ نے 1948ء میں 21 سال کی عمر میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کو یہ ایوارڈ 2007ء میں دیا گیا۔

مکرم عبدالرحمٰن صاحب، بالٹی مور

آپ شمالی کیرولینا میں عیسائی مذہب میں پروان چڑھے اور 1940ء میں بالٹی مور میں احمدیت قبول کی۔ آپ نے مختلف شعبوں میں جماعت کی خدمت کی توفیق پائی اور بالٹی مور جماعت کے صدر بھی رہے۔ آپ کی عمر اس وقت ماشاءاللہ قریباً ایک سو سال ہے۔ آپ کو یہ ایوارڈ 2008ء میں دیا گیا۔

مکرمہ عالیہ شہید صاحبہ، پٹس برگ

آپ نے 1932ء میں احمدیت قبول کی اور آج آپ کی عمر 95 سال ہے۔ آپ نے نیشنل صدر لجنہ اور سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق بھی پائی۔ آپ کو 2008ء میں یہ ایوارڈ پیش کیا گیا۔

ڈاکٹر یوسف عبداللطیف صاحب، بوسٹن

آپ ڈیٹرائٹ میں پلے بڑھے اور 1948ء میں احمدیت قبول کر لی۔ تب سے آپ جماعتی خدمت میں مصروف ہیں۔ آپ کی عمر 86 سال ہے۔ آپ نے مساکیوسٹ یونیورسٹی سے تعلیم میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی تھی۔ آپ کی تحقیق کا موضوع تھا: ''مغربی اور اسلامی تعلیمات کا جائزہ''۔ آپ ایک مشہور میوزیشن بھی ہیں اور 1987ء میں گرامی ایوارڈ کے حقدار قرار پائے تھے۔ مفتی محمد صادقؓ لائف ٹائم کمٹمنٹ ایوارڈ آپ کو 2008ء میں دیا گیا۔

مکرم عبدالسلام صاحب، فلاڈلفیا

آپ نے 1960ء میں اسلام قبول کیا اور ایک سال بعد احمدیت میں شامل ہو گئے۔ آپ بیعت سے پہلے ایک منسٹر تھے۔ آپ کو ربوہ اور قادیان جانے کا شرف بھی حاصل ہے۔ آپ کو بطور صدر، نائب صدر، سیکرٹری مال اور سیکرٹری تبلیغ جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ آپ کو ایوارڈ 2008ء میں دیا گیا۔

مکرم امین اللہ احمد صاحب، ڈیٹن (اوہایو)

آپ 1937ء کو سِن سنّاٹی، اوہایو میں پیدا ہوئے۔ آپ نے 1965ء میں اسلام قبول کیا اور ڈاکٹر مظفر احمد ظفر صاحب اور امام بنگالی صاحب سے تعارف کے بعد 1972ء میں احمدی ہو گئے۔ آپ کو 1972ء اور 1973ء میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کو 81-1975ء میں چھ مرتبہ ربوہ اور قادیان جانے کا موقع ملا اور 1985ء میں برطانیہ کے جلسہ سالانہ میں بھی شامل ہوئے۔ آپ کو ایوارڈ 2008ء میں دیا گیا۔

مکرم بشیر الدین اسامہ کلیولینڈ (اوہایو)

آپ 1932ء میں پیدا ہوئے اور اپنے مہاجر والدین کی تیسری نسل سے تھے جو کہ جمیکا سے یہاں آئے تھے۔ ایک جمیکن دوست کے مشورہ پر اسلام سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے احمدیہ مرکز پہنچے اور چند ماہ کے مطالعہ کے بعد 1951ء میں احمدیت قبول کر لی۔ آپ کو ایوارڈ 2008ء میں دیا گیا۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 20/اکتوبر 2008ء میں مکرم ص۔ شمس صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

جو برسوں سے شمعِ ہدیٰ جل رہی ہے
زمانے کو تازہ ضیاء مل رہی ہے
بہت فیض پایا خلافت سے ہم نے
دلوں کو نئی اک غذا مل رہی ہے
خلافت کے سائے میں محفوظ ہیں ہم
سروں کو ہمارے ردا مل رہی ہے
خلافت کا دامن نہ چھوڑیں گے ہرگز
خلافت سے ہم کو بقا مل رہی ہے

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 16 ستمبر 2008ء میں مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔

عرشی مری طرح سے سبھی کو ہے اعتبار
موجیں ہوں سرپھری بھی تو بیڑہ لگے گا پار
اپنا جو ناخدا ہے خدا کا ہے انتخاب
ہم خوش نصیب نوح کی کشتی میں ہیں سوار
فضل خدا سے دَور خلافت ہے پانچواں
جاری ہے سو برس سے یہ رحمت کی آبشار
اُس کو بقا ملی ہے فنا جس نے کی قبول
جو مٹ گیا، خوشی سے ہوا خاکِ پائے یار
تشبیہ کس سے دوں میں خلافت کے فیض کو
سایہ ہے یہ خدا کا یہی حرفِ اختصار

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

12th August 2011 – 18th August 2011

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 12th August 2011

00:25	MTA World News
00:40	Seerat Sahaba Rasool: a programme on the companions of the Holy Prophet Muhammad (saw).
01:40	Darsul Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd March 1994.
04:00	Tilawat: by Hani Tahir.
04:50	Journey of Khilafat
05:40	Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
06:05	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
07:00	Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
07:20	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:30	Siraiki Service
09:00	Indonesian Service
10:05	Darsul Qur'an: Recorded on 5th March 1994.
12:00	Live Friday Sermon: delivered by Huzoor from Baitul Futuh Mosque.
13:10	Tilawat
13:20	Zinda Log: a programme on the martyrs of Ahmadiyyat.
14:05	Bengali Service
15:05	Real Talk: a talk show looking at issues affecting today's youth.
16:15	Friday Sermon [R]
17:25	Seerat-un-Nabi: a programme on the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
17:55	MTA World News
18:15	Issues About Ramadhan
19:40	Tilawat: by Hani Tahir.
19:50	Friday Sermon [R]
21:05	Darsul Qur'an [R]
22:35	Insight: recent news in the field of science.
22:50	Rah-e-Huda: an interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community.

Saturday 13th August 2011

00:30	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
01:20	MTA World News
01:40	Darsul Qur'an: Recorded on 5th March 1994.
03:25	Tilawat: by Hani Tahir.
04:10	Fiq'ahi Masa'il: a discussion on issues related to Islamic jurisprudence.
04:45	Friday Sermon: rec. on 12th August 2011.
06:00	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
06:50	Dars-e-Hadith
07:05	International Jama'at News
07:55	Shama'il-e-Nabwi: a programme on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw).
08:30	Friday Sermon [R]
09:45	Indonesian Service
11:00	Darsul Qur'an: Recorded on 6th March 1994.
13:00	Tilawat
13:10	Dars-e-Hadith [R]
13:30	Zinda Log: a programme on the martyrs of Ahmadiyyat.
14:00	Bengali Service
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
16:20	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:20	Dars-e-Hadith [R]
18:35	Tilawat: by Hani Tahir.
19:35	Faith Matters: an English question and answer programme.
20:35	International Jama'at News
21:10	Darsul Qur'an [R]
22:40	Friday Sermon [R]

Sunday 14th August 2011

00:00	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
00:55	MTA World News
01:15	Darsul Qur'an: Recorded on 6th March 1994.
02:55	Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
03:25	Tilawat: by Hani Tahir.
04:25	Friday Sermon: rec. on 12th August 2011.
06:05	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
06:55	Dars-e-Hadith
07:10	Yassarnal Qur'an: a programme teaching the correct pronunciation of the Holy Qur'an.
07:35	Beacon of Truth: a talk show exploring matters relating to Islam.
08:35	Faith Matters: an English question and answer programme.
09:45	Indonesian Service
11:00	Darsul Qur'an: Recorded on 8th March 1994.
12:30	Tilawat
12:55	Bengali Service
14:00	Friday Sermon [R]
15:15	Importance of Ramadhan
16:00	Faith Matters [R]
17:15	Seerat Sahaba Rasool: a programme on the companions of the Holy Prophet Muhammad (saw).
18:00	MTA World News
18:20	Beacon of Truth [R]
19:35	Fasting
20:15	Tilawat: by Hani Tahir.
21:05	Darsul Qur'an [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.

Monday 15th August 2011

00:35	MTA World News
00:55	Seerat Sahaba Rasool: a programme on the companions of the Holy Prophet Muhammad (saw).
01:35	Darsul Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th March 1994.
03:25	Tilawat: by Hani Tahir.
04:15	Friday Sermon: rec. on 12th August 2011.
05:25	Importance of Ramadhan
06:05	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
06:55	Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
07:15	International Jama'at News
07:50	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:55	Importance of Ramadhan
09:40	Indonesian Service
11:00	Darsul Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 9th March 1994.
13:00	Tilawat
13:15	Zinda Log
13:45	Bengali Service
14:45	Seerat-un-Nabi: a programme on the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
15:15	Importance of Ramadhan [R]
16:05	Dars-e-Hadith [R]
16:25	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:35	Tilawat: by Hani Tahir.
19:35	Arabic Service
20:30	Liqa Ma'al Arab: a sitting of Arabic speaking friends and Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th February 1998.
21:30	Darsul Qur'an [R]
23:00	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.

Tuesday 16th August 2011

00:00	MTA World News
00:30	Dars-e-Hadith
00:50	Liqa Ma'al Arab: rec. on 12th February 1998.
01:50	Tilawat: by Hani Tahir.
02:50	MTA World News
03:10	Darsul Qur'an: Recorded on 9th March 1994.
04:30	Rah-e-Huda
06:00	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
07:00	Dars-e-Hadith
07:20	Insight: recent news in the field of science.
07:50	Importance of Ramadhan
08:25	Yassarnal Qur'an
08:40	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:45	Indonesian Service
11:00	Darsul Qur'an: Recorded on 10th March 1994.
13:00	Tilawat
13:10	Dars-e-Hadith [R]
13:30	Zinda Log
14:05	Bengali Service
15:05	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: an address delivered by Huzoor.
15:55	Rah-e-Huda: an interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community.
17:30	Shama'il-e-Nabwi: a programme on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw).
18:00	MTA World News
18:35	Tilawat: by Hani Tahir.
19:30	Beacon of Truth: a talk show exploring matters relating to Islam.
20:35	Arabic Service
21:35	Darsul Qur'an [R]
23:00	Real Talk: a talk show looking at issues affecting today's youth.

Wednesday 17th August 2011

00:05	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
01:00	MTA World News
01:15	Darsul Qur'an: Recorded on 10th March 1994.
02:55	Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
03:30	Tilawat: by Hani Tahir.
04:25	Rah-e-Huda: an interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community.
06:00	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
07:00	Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
07:15	Dua-e-Mustaja'ab: a programme on the acceptance of the prayers of the Promised Messiah's companions.
08:30	Children's class with Huzoor.
09:35	Indonesian Service
10:40	Swahili Service
10:55	Darsul Qur'an: rec. on 2nd February 1995.
12:40	Tilawat
13:00	Zinda Log
13:45	Friday Sermon
15:40	Yassarnal Qur'an
15:55	Rah-e-Huda
17:20	Seerat-un-Nabi
18:20	MTA World News
18:40	Tilawat: by Hani Tahir.
19:35	Dars-e-Malfoozat: selected saying of the Promised Messiah, Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad (as).
19:50	Ramadhan programme
22:00	Darsul Qur'an
23:40	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.

Thursday 18th August 2011

01:05	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
01:05	MTA World News
01:20	Darsul Qur'an: rec. on 2nd February 1995.
02:50	Tilawat: by Hani Tahir.
03:45	Dars-e-Malfoozat
04:10	Friday Sermon
05:05	Huzoor's Jalsa Salana Address
06:00	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
07:00	Beacon of Truth
08:05	Yassarnal Qur'an
08:40	Faith Matters
09:45	Indonesian Service
11:00	Darsul Qur'an: rec. on 4th February 1995.
12:50	Tilawat
13:00	Qur'anic Archaeology
13:30	Zinda Log
14:05	Bengali Service
15:10	Faith Matters
16:35	Dars-e-Malfoozat [R]
16:50	Qur'anic Archaeology [R]
17:25	Seerat-un-Nabi
18:25	MTA World News
18:45	Journey of Khilafat
19:20	Tilawat: by Hani Tahir.
20:25	Faith Matters [R]
21:30	Darsul Qur'an [R]
23:00	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 18 | Friday 05 August , 2011 | Issue No. 31

جرمنی کے شہر Ginsheim میں نوتعمیر شدہ ’’مسجد بیت الغفور‘‘ کا مبارک افتتاح

مساجد کا تقدس مساجد کے اندر بھی ہے جو ان لوگوں نے قائم رکھنا ہے جو اس مسجد میں نمازی پڑھنے آتے ہیں اور جماعت کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ جب تک آپ لوگوں کے آپس میں دل ایک نہیں ہوں گے، جب تک آپ لوگ اس مسجد کے اندر تقدس قائم نہیں رکھیں گے، باہر کا تقدس قائم نہیں رکھ سکتے۔

(مسجد بیت الغفور کے افتتاح کے موقعہ پر احباب جماعت کو نصائح)

یہ مسجد ہمارے شہر کی خوبصورتی کو بڑھا رہی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ احمدی ادھر ہمارے علاقہ میں رہنا چاہتے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر کے دوران یہاں کوئی مسائل پیدا نہیں ہوئے۔ جماعت ہمیشہ تعاون کے لئے تیار رہی ہے۔ آج اس مسجد کا افتتاح بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام جرمنی کا حصہ ہے۔ جماعت ہمارے پروگراموں میں شامل ہوتی ہے اور حصہ لیتی ہے۔

(مسجد بیت الغفور کے افتتاح کے موقع پر جرمن مہمانوں کے ساتھ منعقد تقریب میں اہم سرکاری نمائندوں کی طرف سے تحسین اور نیک جذبات کا اظہار)

مجھے امید ہے کہ یہ مسجد اس علاقہ میں نہ صرف فن تعمیر کی صورت میں بلکہ پیار، امن، برداشت اور ہم آہنگی کی علامت کے طور پر ایک اچھا اضافہ ثابت ہوگی۔ یہی وہ چیزیں ہیں جن کی ہمیں اس دور میں ضرورت ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت ہر وقت انسانیت کی خدمت کے لئے تیار رہتی ہے۔

(مسجد بیت الغفور کے افتتاح کے موقعہ پر منعقد تقریب میں حضور انور کا بصیرت افروز خطاب)

فیملی ملاقاتیں، اعلانات نکاح، خطبہ نکاح میں رشتہ ازواج میں منسلک ہونے والے لڑکوں اور لڑکیوں اور ہر دو کے خاندانوں کے لئے اہم نصائح، مسجد بیت الغفور کے افتتاح کے موقع پر شامل ہونے والے جرمن مہمانوں کے نیک تأثرات۔

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جرمنی میں مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

18/جون بروز ہفتہ 2011ء:

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’بیت السبوح‘‘ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج مجموعی طور پر 30 فیملیز کے 120 افراد اور 18 سنگل افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔ آج ملاقات کرنے والوں میں فرینکفرٹ کی جماعتوں کے علاوہ Gopingen, Bielefeld اور امریکہ و پاکستان سے آنے والے بعض افراد اور فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

Ginsheim شہر میں نوتعمیر شدہ ’’مسجد بیت الغفور‘‘ کے افتتاح کی مبارک تقریب

آج پروگرام کے مطابق Ginsheim شہر میں نئی تعمیر ہونے والی مسجد بیت الغفور کے افتتاح کا پروگرام تھا۔ بیت السبوح فرینکفرٹ سے Ginsheim کا فاصلہ پچاس کلومیٹر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اڑھائی بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور Ginsheim کی طرف روانگی ہوئی۔ تین بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ’’مسجد بیت الغفور‘‘ تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہی احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی مسجد کے بیرونی گیٹ سے احاطہ میں داخل ہوئی، احباب نے پُر جوش نعرے بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ مرد و خواتین اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ بچیاں اور بچے ایک ہی رنگ کے لباس میں ملبوس بڑے منظّم طریق سے کورس کی صورت میں دعائیہ نظمیں پیش کر رہے تھے۔ ہر ایک خوشی و مسرّت سے معمور تھا۔ آج کا دن ان کے لئے بڑا ہی مبارک اور بابرکت دن تھا۔ پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اِس جماعت اور اس شہر میں تشریف آوری ہوئی تھی۔ اور حضور انور کے وجود مبارک سے یہ سرزمین بھی فیضیاب ہوئی اور ہر احمدی بھی برکتوں سے حصہ پا رہا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مورد بن رہا تھا۔

صدر صاحب جماعت گنز ہائیم Ginsheim مکرم ایمان رشید صاحب، ریجنل مبلغ سلسلہ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب ریجنل مبلغ سلسلہ اور مکرم محمد اکرم صاحب ریجنل امیر نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی جس کے ساتھ ہی اس ’’مسجد بیت الغفور‘‘ کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تین بج کر 45 منٹ پر تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حافظ فخر احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ محمد عمر کاہلوں صاحب اور جرمن ترجمہ زیب احمد صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں امیر صاحب جرمنی نے اس شہر کے تعارف، یہاں جماعت کے قیام اور مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ شہر Ginsheim صوبہ Hessen میں واقع ہے۔ اس شہر کی آبادی سولہ ہزار افراد پر مشتمل ہے اور یہ وہ علاقہ ہے جہاں دریائے Main اور دریائے Rhein آپس میں ملتے ہیں اور پھر آگے ایک دریا بن جاتا ہے۔

اس شہر میں جماعت کا باقاعدہ قیام 1986ء میں ہوا۔ اُس وقت Ginsheim کے تحت مزید تین اردگرد کے شہر شامل کر کے ایک جماعت بنائی گئی تھی لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد میں اضافہ ہوا اور بہت سے احمدی اس علاقہ میں آ کر آباد ہوئے اور اب یہاں چھ لوکل جماعتیں علیحدہ علیحدہ قائم ہیں۔

2006ء میں لوکل جماعت نے یہاں مسجد بنانے کا فیصلہ کیا۔ ستمبر 2007ء میں قطعہ زمین کے حصول کے لئے کامیابی ہوئی۔ موجودہ قطعہ زمین کا رقبہ 2725 مربع میٹر ہے۔ 2008ء میں مسجد بنانے کی درخواست داخل کی گئی۔ جنوری 2009ء میں ضلعی انتظامیہ نے درخواست کو قبول کرتے ہوئے مسجد بنانے کی اجازت عطا کر دی۔ اکتوبر 2009ء میں اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور مئی 2011ء میں اس کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اس مسجد کی تعمیر میں یہاں کی جماعت نے بہت بڑھ کر مالی قربانی پیش کی اور خواتین نے اپنے زیور مسجد فنڈ میں پیش کئے۔

یہ علاقہ Mainspitze میں پہلی ایسی مسجد ہے جو باقاعدہ مسجد کی شکل میں تعمیر کی گئی ہے۔ نماز کے ہال کا سائز 260 مربع میٹر ہے اور اس میں 300 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ گراؤنڈ فلور پر مرد و خواتین کے علیحدہ علیحدہ washrooms بنائے گئے ہیں۔ پہلی منزل پر مختلف جماعتی پروگراموں کے لئے ایک علیحدہ ہال بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ ایک لائبریری اور دفتر اس کے علاوہ ہے۔ ایک بیڈروم کا رہائشی اپارٹمنٹ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

مسجد کے مینار کی اونچائی 12 میٹر ہے اور گنبد کا قطر پانچ میٹر ہے۔ حکومتی انتظامیہ نے مسجد کی تعمیر میں جماعت

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں